REGISTERED L NO. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۶ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۱

اخبار کی بہار

جزیرہ جاوا میں ۹۰ دن سال میں طوفان کے ہوتے ہیں اکثر سخت طوفان کے ایام بھی ہوتے ہیں +

گریٹ برٹن کی اراضی کی قیمت ....۵ پونڈ اندازہ کی گئی ہے +

محکمہ ڈاک میں ولایت لنڈن کے تمام پوسٹ آفس میں میشنس آف شاپس رکھی جاوینگی +

بینک آف انگلینڈ کو کسی گمنام صاحب Anonymous نے .....پونڈ کنگ ایڈورڈ ہسپتال فنڈ کے لئے دیئے ہیں۔ پوشیدہ خیرات اسی کا نام ہے +

ولایت میں ہیمپٹن کورٹ پارک میں ایک شاہبلوط کا درخت ہے جو اتنا بڑا کھوکھلا ہے کہ اُس کے سوراخ کا طول ۵۴ فٹ ہے جس میں ۱۲ آدمی بخوشی کھڑے ہو سکتے ہیں +

ایک لنگڑا لڑکا جس کی عمر صرف ۱۲ سال کی ہے ولایت میں اپنے ہاتھوں سے بائسکل چلاتا ہے یہانتک کہ دوڑوں میں حصہ لیتا ہے +

گبرالٹر سب سے چھوٹا جزیرہ ہے جو انگریزی مقبوضات میں ہے اور کناڈا سب سے بڑا ٹاپو ہے جو ...۶۰۰،۳۴۳ مربع میل ہے +

عمارات کی بلندی کے لحاظ سے امریکہ مشہور ہے جس کے مکانات کی بلندی ۳۰۰ فٹ تک پہنچتی ہے لیکن قدیم شاہ کلڈیا کی قبروں کے میناروں کی بلندی ۶۰۰ فٹ تک ہے جو دنیا میں سب سے بلند ہیں +

انگلینڈ میں ایک عجیب شخص جوزف سپونر نامے ہے جس کے پاؤں جالیدار ہیں۔ اس کے انگوٹھے اور انگلیاں ایک جالی سے ملی ہوئی ہیں جو تیرنے میں عجب کمال دکھلاتا ہے۔ اسکی عمر اب ۷۰ سال ہے +

مزدوروں کو ایک کیتھیڈرل کی مرمت کے وقت اوتھو سوئم روم کے شاہنشاہ کا جنازہ ملا ہے جس میں کچھ ہڈیاں موجود ہیں جسکو قریب ایک ہزار برس کا زمانہ گذر چکا ہو

برسلس کی بڑی نمائش میں ۲۱۵ برٹش فرمس کو بڑے بڑے انعام عطا ہوئے۔ ۱۲۰ عزت کے کتبے ملے ۱۷۵ سونے کے طمغے ۵۰ چاندی کے۔ اور ۳۴ پیتل کے

جرمن کے ڈیونگ انسپکٹر صاحب گراب نامے نے فی الحال ایک ایسی بندوق ایجاد کی ہے جو پانی کے نیچے مار کرتی ہے یہ ایسی تیزی کے ساتھ بلاروک ٹوک جاتی ہے جیسا کہ خشکی پر +

کہتے ہیں کہ سمندر کا پانی چھڑکاؤ کرنے کے لئے از حد فائدہ مند معلوم ہوا ہے کیونکہ وہ سڑک کی خاک کو بہت اچھی طرح سے بٹھاتا ہے اور نیز نمی یا تری کو خشک کر دیتا ہے جس کے سبب سے سڑکوں پر چلنا آسان ہوتا ہے

ہندوستان میں سوائے شتر مرغ اور گھرالو چڑیوں کے پروں کی سوداگری کے دیگر چڑیوں کے پروں کی سوداگری کی ممانعت ہے لیکن یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت زور سے ایسی سوداگری پوشیدہ طور سے کی جاتی تھی پولس نے حال میں کلکتہ میں بہت سی مقدار پروں کی پکڑی ہے جو کہ دہلی اور آگرہ سے ملک چین کو بھیجی جانے والی تھی

پنجاب کے لفٹنٹ گورنر صاحب نے ۱۹۰۹ء کی رپورٹ بابت لیٹری اقوام مکتی فوج کے کام کی تعریف کی ہے صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ مکتی فوج نے یورپ میں بدلوگوں کو بنانے کے واسطے بہت کچھ کیا ہے اور ہندوستان میں بھی اس سے بہت امید کی جاسکتی ہے کیونکہ اس ہی کی کوشش سے پنجاب میں بہت سے بدفرقوں کے لوگوں کی زندگی تبدیل ہوگئی ہے

تار کی بہار

۳۱ر دسمبر ۱۹۱۰ء کی خبر ہے کہ لنڈن شہر کے ایک محلہ میں ایک جوہری کی دوکان کے پڑوس میں چوروں کے ایک گروہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا اور زمین کے اندر ہی اندر سرنگ لگانا شروع کر دیا۔ لیکن پولس کو کسی طرح سے شک ہو گیا اور خوش قسمتی سے ایسے موقعہ پر حملہ کیا جبکہ سرنگ کے توڑنے کا وقت آ پہنچا تھا۔ چوروں نے جب معلوم کیا کہ سلامتی سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو خونخواری سے لڑنا شروع کیا۔ طرفین کے آدمی سخت زخمی ہوئے اور چند مر بھی چکے ہیں +

نیویارک کے گیس کے پھٹنے کے حادثہ سے ۱۵۰۰۰۰ روپیہ کا نقصان ہوا +

کلکتہ کے ڈپٹی کمشنر آف پولس کو مرہٹہ سرکس میں ایک گینڈے نے کاٹ لیا اور صاحب موصوف کسولی کو علاج کے واسطے روانہ ہوئے ہیں +

بابو سوہندر ناتھ رائے ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ وکیل ہائیکورٹ بنگال کونسل کے ممبر مقرر کئے گئے +

کوہ مری۔ بارہ مولا۔ مظفر آباد اور سری نگر میں برف بڑی شدت سے گری جسکی وجہ سے آمد و رفت ڈاک میں بھی ہرج واقع ہوا۔

ایک بہت پرانی سونے کی گھڑی جسکو کھوئے ہوئے چوبیس برس ہوئے تھے بیل فاسٹ کے ایک جوہری کے پاس لوٹائی گئی ہو اور تحریر دی گئی ہو کہ یہ گھڑی سڑک پر پڑی پائی گئی تھی لیکن پانے والے نے فضول ٹالی مگر اسکی ضمیر نے ہمیشہ اسکو قائل کیا اسواسطے یہ لوٹائی جاتی ہو۔ پر اس گھڑی کے مالک کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں ملا +

مشنری اور کلیسیائی خبریں

سماٹرا میں رینیش مشن کا کام ہے جسکی گذشتہ سال کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۶۰۰ آدمی مسیحی ہوئے۔

منہاسی کالونی میں ڈچ کالونیل کلیسیا ہے جس میں ۱۷۲۰۰۰ اشرکا ہیں۔ سماٹرن بٹاکس میں سے ۹۴۰۰۰ مسیحی ہو گئے ہیں اور جاوا کے ۳۰۰۰۰۰۰ آدمیوں میں سے ۳۶۰۰۰ مسیحی ہیں +

جان رنگیا نامے ایک ہستاونٹال میں بھیجا گیا تھا جس کی محنت سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ۸ کلیسیائیں قائم ہو گئی ہیں اور ۹ چھوٹی چھوٹی جماعتیں عبادت کے لئے فراہم ہوتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ سیلف سپورٹ طریقے پر ہوتا ہے۔ دیال ہنڈنامے ایک شخص نے رام گڑھ کے پہاڑی لوگوں میں کام کیا ہے اور ایک گرجہ بنایا ہے اور ایک جماعت فراہم ہو گئی ہے +

جنوب مغربی میں افریکہ جرمن کے علاقے میں رینش مشن کام کرتی ہے جہاں کے مشنریوں نے کئی مفید کاموں سے آمدنی کی خاص صورت نکال لی ہے۔ وہ بنا تا ستے۔ انجیریں اور کیلے وغیرہ لگاتے ہیں اور اناج اور آٹو پیدا کرتے ہیں اور مویشی پالتے ہیں اور لوگوں کو تعلیم بھی دیتے ہیں اور صنعت و حرفت بھی سکھلاتے ہیں۔

پرسبٹیرین لاؤس نہ صرف سیام ہی میں کام کرتی ہے بلکہ انام اور یونان چین کے علاقوں میں اچھی خدمت کر رہی ہے اور تائی لوگ مسیحی دین کی اچھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں +

جزیرہ فلی پائن سے دس سال سے میتھوڈسٹ کلیسیا کی طرف سے کام ہو رہا ہے۔ ۳۰۰۰ مشنری کلیسیاؤں میں موجود ہیں جن کے علاوہ ۰۰۰۰ ... ۔۔۔لیم ہیں جن کو اڈہیرانٹس کہتے ہیں۔ ۵۰۰ فلی پائنی بشارت کے کام پر ملازم ہیں۔ مدرسے۔ شفاخانے اور تھیولاجیکل سیمنریز بھی ہیں اور آرفن اسکولز بھی بنائے گئے ہیں +

امریکن بورڈ کی طرف سے البینیا میں مشن کا نیا کام کھلا ہے اور تعلیمی کام کا بڑا زور ہے۔ اور مشن نے البینیا کی زبان میں بائبل شائع کرنے کے لئے ایک پریس بھی کھولا ہے۔ یہ لوگ مسلمان ہیں +

پنجاب میں پہلے آج ڈیکن پادری احسان اللہ صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ پہلے ایک انگریز اس عہدہ پر ممتاز ہے اور یہ دوسرے ہندوستانی چرچ کے لئے چنے گئے ہیں۔

بریلی تھیولاجیکل سیمنری کا سالانہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے گذشتہ ماہ میں منعقد ہوا اور چار روز تک کارروائی جلسہ ہوتی رہی وعظ سُنے گئے اور کھیل تماشے بھی ہوئے +

بھائی کے گذر جانے کے بعد ایک اسکول کی لڑکی بنام لوسی کیمبل کو جسکی عمر ۱۶ سال کی ہے ایک ریاست کی ملکیت ملی ہے جسکی قیمت ۹۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہے +

رنگون سے خبر ملی ہے کہ برہما کی مشرقی حد پر جہاں کہ ماروس فرقے سرکار انگریزی کی عملداری میں بسے ہوئے ہیں چینی لوگ انپر اپنا دباؤ زیادہ کرتے جاتے تھے حال میں چینیوں نے اُن پر انتہا سختی شروع کر دی کہ آخر کار سرکار کو اپنی پلٹنیں بھیجنی پڑیں تاکہ ماروس اور چینیوں پر ظاہر ہو جاوے کہ سرکار انگریزی پورے طور سے اس حصے کی مالک اور حکمران ہے +

ناروچ میں کتوں کی نمایش میں ایک یارکشائر کا کتا جس کا وزن صرف آدھ سیر کا تھا ۲۲۵ روپیہ میں فروخت ہوا +



فہرست مضامین

۱۔ فضیلت المسیح	ایڈیٹر	صفحہ ۳
۲۔ اڈیٹر ریویو آف رلجینز کو جواب	"	" ۵
۳۔ بائبل کی نسبت دنیا کے بڑے آدمیوں کے خیالات۔ اقتباس		" ۶
۴۔ ارکان سنت	پادری غلام مسیح	" ۶
۵۔ کروم۔ کنٹرو	پادری پی کے سنگھ	" ۷
۶۔ خدمت	مسٹر این۔ بیلی	" ۷
۷۔ راجپوتانہ جیوبلی کنونشن	ایس۔ رلم	" ۷
۸۔ سوامی درشنانند ستی اور آگنی پرستی	مسٹر یوحنا خاں	" ۱۰
۹۔ ملک کنعان کی سیر	مسٹر وارث الدین	" ۱۱
۱۰۔ غزل	مسٹر صابر	" ۱۱
۱۱۔ روحانی کنجی	قاضی عزیز مسیح	" ۱۱

اڈیٹوریل نوٹس

فضیلت المسیح

نمبر ۲

انسان پیدا ہوتا ہے مگر المسیح اگرچہ جسم انسانی میں ایک وقت ظاہر ہوا جس کو اُس کا مجسم ہونا کہا جاتا ہے۔ مگر وہ ازل سے موجود تھا یوحنا ۱ ابتدا میں کلام تھا کلام خدا کیساتھ تھا اور وہ کلام خدا تھا [illegible] آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ المسیح کلمہ ہو کر ازل [illegible] ساتھ موجود تھا اور خدا تھا خدا کے نبی اس عظم[illegible] خوبی سے بیان کرتے ہیں جبکہ وہ المسیح کی ذات کا [illegible] کرتے ہوئے صاف طور سے پیشینگوئیوں میں خبر دیتے ہیں کہ المسیح کا ہونا قدیم الایام سے ہے اور اُس کی اصلیت کا ذکر کیا تو [illegible] کی رونق اور اُس کی ماہیت نے خوب ف[illegible]

جن سے وہ اسکو پکارتے ہیں۔ المسیح کی عظمت کو بخوبی ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) عجیب (۲) مشیر (۳) خدائے قادر (۴) ابدیت کا باپ (۵) سلامتی کا شاہزادہ (۶) الفا (۷) اومگا (۸) کلام (۹) بیٹا (۱۰) عمانوایل (۱۱) یسوع یعنے نجات دہندہ وغیرہ وغیرہ یہ سب نام بغیر تشریح اور تفسیر کے نام بردہ کی عظمت کو خود زبان حال سے خدا کے جلیل مرتبے کا مستحق ٹھہراتے ہیں کلام مقدس بائبل کی بے شمار آیتیں پیش کی جاسکتی ہیں جن میں اس قسم کا بیان پایا جاتا ہے کہ جو صفات الٰہی ہیں وہ ہی صفات المسیح کی ہیں اور اگر مسیح کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا جاوے تو اُس کے عجیب و غریب کاموں سے اُن کا اظہار بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے نہایت اعلیٰ درجے کے معجزات اُس کی عظمت کو ثابت کرتے ہیں۔

ہمعصر ستیہ اپدیش مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۰ء میں "بڑا دن اور نیا سال مبارک" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھتے ہوئے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نسبت ذیل کے فقرے لکھتا لکھتا ہے جو غیر مسیحی ہونے کی حیثیت میں حق پر گواہی کا نمونہ ہو سکتے ہیں۔

"مسیح نے اپنی تعلیم اور اپنے نیک نمونے سے دنیا میں ایسی روشنی کو پھیلانے کی کوشش کی کہ جس روشنی کے ذریعہ دنیا کے سب دکھ دور ہو سکتے اور پاک سکھ حاصل ہو سکتے ہیں۔ اُس روشنی کو تمام جیلخانوں۔ غریب خانوں یتیم خانوں۔ شفاخانوں اور تمام گھروں میں پہونچا دیا جائے تو تمام بیمار مفلس یتیم۔ قیدی اور وہ کہ جن کے گھروں [illegible] جائیں

دکھ کر رنجیدہ ہونے کے خوش ہو ویں اور اپنے تعلق میں آنے والوں کے دکھوں کو کم کرنے اور اُن کو سکھ دینے کا ذریعہ بن جاویں"۔

ہمعصر موصوف مشنریوں کو ایک رائے دیتا ہے جو حکمت کی رائے ہے لیکن دین کے ضروری معاملے میں کسی حکمت عملی اختیار کرنے سے اصلی سچائی ذرا چھپ جاتی ہے۔ اس لئے مسیحی دین کے مبشروں نے کسی ایسی حکمت عملی کو دخل نہیں دیا۔ ہمعصر لکھتا ہے:-

"اگر عیسائی مشنریوں نے ہندوستان میں اگر ہندو مسلمانوں کو اُن کی اپنی اپنی سوسائٹی سے علیحدہ کرنے کی کوشش نہ کی ہوتی اور اُن کو مسیح کے نیک نمونہ اور اُس کی نیک تعلیم کی خوشخبری اپنے گھروں اور سوسائٹی میں رہتے ہوئے دی ہوتی اور اس ملک میں بڑے نام عیسائیوں کی جماعت پیدا نہ کی ہوتی تو اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں مسیحی دین کے لئے نفرت اور حقارت کے بجائے شردھا اور پریم کو پیدا کیا ہوتا اور اس ملک میں مسیح کی سیرت کو بہت درجہ تک پھیلانے میں کامیابی حاصل کی ہوتی۔ کاش کہ اب بھی ان لوگوں کی توجہ اس طرف مایل ہو تو وہ جس روپیہ وقت توجہ اور محنت مسیح کے منشا کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں اس سے اس ملک کو بہت بڑا فایدہ اور مسیح کا اصلی منشا پورا ہووے"۔

ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۰ء میں ہمعصر مخبر ہے کہ ومین کرسچن ایسوسی ایشن کی کونشن میں جو الہ آباد میں فراہم ہوگی یہ بھی سوال پیش آویگا کہ کیا کیا جاوے۔ کہ نوجوان مسیحی عورتیں جو علم طب کا کام کرتی ہیں اُن خطروں سے بچ جاویں جو غیر مسیحی گھروں میں جانے سے اُن کے سامنے پیش آتے ہیں اور یہ بھی عرض کی جاویگی کہ سرکاری اور دیگر افسران ان قوانین کو تبدیل کریں جن

کے سبب سے وہ شادی نہیں کرسکتیں۔ ہم نہایت ہی شکرگزار ہیں کہ یہ سوال پیش آویگا پر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بہت ہی نازک معاملہ ہے اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس مضمون پر پڑھنے والے خوب سوچ سمجھ کر اور دانائی کیساتھ اپنے فرض کو پورا کرینگے۔ اس میں شک نہیں کہ خطرہ درپیش ہے اور یہ بھی ضروری امر ہے کہ بہت سی بیگی عورتیں اس کام کو سیکھیں تاکہ اپنی بہنوں کو فایدہ پہونچا سکیں۔ اس حال میں بہت ہی مناسب ہے کہ جہاں تک ہوسکے وہ سب شادی کریں اور تب ایسے لوگوں کے بیچ میں جاویں۔ جہاں خطرے اور امتحان سے بچ سکتی ہیں یا اکیلی کسی کے گھر میں نہ جاویں۔ اگر دانائی اور ہوشیاری کے ساتھ کام کریں تو ایسے تمام خطروں سے بچ سکتی ہیں۔ بہت لالچ میں نقصان ہے۔ بہتر ہے کہ کم آمدنی ہووے پر نیک نام ہیں تاکہ وہ خود اور اُن کے والدین اور مسیحی جماعت اور اُن کے لوگ اُن کی قدر کریں۔

ہمعصر کرسچن پیٹریٹ مطبوعہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء قمطراز ہے کہ ایک خاندانی معزز شخص بنام مسٹر وی چتیمو کارساگی مُدلیر بی۔ اے ایف۔ ٹی ایس نے جو سرکاری عہدے پر چیف کورٹ رنگون میں ممتاز ہیں بپتسمہ لیا ہے۔ ۲۰ سال سے آپ مسیحی صداقتوں سے قائل تھے لیکن بپتسمہ نہ لیا تھا پر اب آخرکار اُنہوں نے بڑے جوش کے ساتھ اپنے ایمان کا اظہار کیا ہے اور اپنا نام پال ایم سوامی رکھا ہے اور اب صاحب موصوف مسیحی دین کی خوبیوں پر لکچر دے رہے ہیں اور بڑے سرگرم مسیحی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ان پر خاص طور سے اپنی پاک روح کی برکت کو نازل فرماوے تاکہ وہ تعلیم یافتہ گروہ کو مسیح کے پاس لانیکا خاص سبب اور وسیلہ ٹھہریں۔ صاحب موصوف میمیو ملک برہما میں رہتے ہیں۔ جو ایک چھوٹا سا شہر ہے وہاں کی ذاتی [illegible] کے ممبروں نے صاحب موصوف کو ایک [illegible] ایڈریس بھی دیا ہے۔

ہم کو تجربے سے یہ بات معلوم ہے اور یہ قاعدہ ہی ہے کہ جہاں تک ہوسکے ہر شخص دوسروں کے کمزور پہلوؤں کو پیش نظر رکھتا اور فوراً موقعہ پر پیش کرتا اور دوسرے کو مقتول کرنا چاہتا ہے۔ ایسا ہی مذہبی معاملات میں بھی ہوتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کس کوشش اور سرگرمی سے اہل اسلام آریہ صاحبان کو اُن کے کمزور مسئلہ نیوگ کے بارے میں اعتراضات کرتے اور اُن کو شرمندہ کرنیکی نیت سے آرٹیکل پر آرٹیکل لکھتے اور بحث مباحثے کی تقریریں اپنے اخبارات میں شایع کرتے ہیں اور اس کے بالمقابل ہم دیکھتے ہیں کہ اہل ہنود مسلمانوں کے مسئلہ متعہ پر اعتراضات اُٹھا کر ویسا ہی اُنکو شرمندہ کرنے کی سعی کرتے ہیں پر ہماری دانست میں ضد اور مخالفت میں پُرجوش ہوکر ایسے اعتراض اُٹھانا دونوں اقوام کیلئے سوا اس کے کہ ہر دو میں سخت دشمنی اور اختلاف کا بیج بویا جاوے کوئی بہتر نتیجہ پیدا نہیں کرتا اس لئے چاہئے کہ یہ طریق چھوڑا جاوے اور دینی بحث اور اعتراض کے موقعہ پر صرف اصولوں پر سنجیدگی سے بحث کی جایا کرے نہ کہ محض ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے۔ ناحق اخبارات کے گراں قدر کالمس ضایع کئے جاویں جن میں پبلک کے لئے عمدہ قسم کے مضامین لکھے جاسکتے ہیں۔

ہر ایک شخص کو اس دنیا میں موقعہ حاصل ہے جس میں وہ اپنی بہتری کرسکتا ہے اور اگر کوئی اس موقعہ کو لاحاصل کھو دیوے تو اُس کا خمیازہ ضرور اُٹھانا پڑیگا۔ دست حسرت ملنا پڑیگا اور نقصان سہنا پڑیگا جو لوگ موقعوں کو کھو کر افسوس کرچکے ہیں اور جن کے قصے دنیا میں تحریری موجود ہیں وہ عبرت انگیز ہیں۔

۱۔ آدم باغ عد[illegible]
دیا گیا۔ اُس [illegible]

بے مشقت زندگی بسر کرتا تھا۔ بھکاری تھا۔ وہ شہزادہ تھا پر اُس نے موقعہ کھو دیا وہ پچھتایا اور اب اُس کی اولاد پچھتا رہی ہے آدم سے اس بڑے موقعہ کے گذر جانیکا نقصان دریافت کرو اور وہ آنسوؤں کے ساتھ اپنا واقعہ سناویگا۔

۲۔ عیساؤ نے پہلوٹھے ہونیکا حق نادانی سے ناچیز سمجھ کر بیچ ڈالا پر بعد اُس کے اُس سے پوچھو کہ وہ کس طرح آنسو بہا بہا کے رویا اور پچھتایا۔ مگر وہ محروم ہی رہا۔

۳۔ موسےٰ نے بنی اسرائیل کیساتھ ایک موقعہ پر غلطی سے خودی میں آکر خدا کی بڑائی کرنا بھول گیا اور اس کے عوض ملک کنعان میں جانے سے محروم ہوا۔ اگرچہ دور سے اُس کو دیکھا لیکن وہاں جانا نصیب نہ ہوا حالانکہ وہ خدا کا پیارا تھا۔ موسیٰ سے پوچھو کہ وہ اُس کے لئے کس قدر مغموم تھا لیکن موقعہ گذر گیا تھا۔

ریویو۔ المنیر اس نام کا ایک تازہ اخبار بمقام جھنگ سے شایع ہونا شروع ہوا ہے جس کا پہلا نمبر ہمارے پاس بغرض ریویو پہونچا ہے ایک زمانہ تھا کہ ہمارے ملک پنجاب میں بڑی مشکل سے بہت تھوڑے اخبار اُردو زبان میں پائے جاتے تھے پر فخر کا مقام ہے کہ آجکل ہمارے اخباروں کا شمار بڑھتا نظر آتا ہے اور ہمارے معاصرین اچھا نام حاصل کررہے ہیں جن میں سے بعض دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے بڑھ رہے ہیں اور ہر طرح سے ہونہار نظر آتے ہیں ہمعصر المنیر اپنے مضامین اور مقاصد کے لحاظ سے اچھے اخباروں میں شمار ہونیکا حق رکھتا ہے اور وہ کسی طرح سے شروع ہی میں کسی اور ہمعصر سے کم نظر نہیں آتا اور جس آب و تاب سے مضا[illegible] لحاظ سے وہ اب شایع [illegible]

ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۔ دسم[illegible] میں خبر لکھی پروفیسر رام دیو جی بی۔ اے کا ایک [illegible] بعنوان [illegible] یارک دنیا میں شانتی لانے کا ایک مارگ ہے شایع ہوا ہے جس میں ایک ہیڈنگ [illegible] ہے ذیل کی تحریر [illegible]
[illegible] سند ا۔



"ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم فسادی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ الزام بھی آریہ پرشوں پر لگ نہیں سکتا۔ ہندو اورنگ زیب پر اس لئے ناخوش ہیں کہ اُس نے ہندوؤں پر ظلم کیا۔ مسلمان ہندوؤں پر ناخوش ہیں اس لئے کہ مرہٹوں نے ان پر تشدد کیا۔ لیکن آریہ لوگ تناسخ کے قائل ہیں وہ گذرے ہوئے واقعات کی بنا پر باہمی ایرشا و دویش قائم نہیں رکھ سکتے کیونکہ نہیں معلوم کہ اورنگ زیب اور مرہٹوں کے بزرگ اس وقت ہم ہی ہیں۔ اس لئے آریہ پرش سب کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ ان کا وشواس ہے کہ یہ خلیج یہ حد فاصل بہت دیر تک قائم نہ رہیگی زمانہ آئیگا جبکہ پھر سارے سنسار میں ویدک دھرم کا پرچار ہوگا۔" پروفیسر صاحب نے جو تناسخ کے قائل ہیں بھائی ہونیکی اچھی دلیل نکالی ہے۔ اس لئے چاہئے تھا کہ اس خیال کو مدنظر رکھکر اس ملک کے لوگ سب ایک دل ہو جاتے۔ اگر دیگر مذاہب کے لوگ نہ سہی پر تناسخ کے قائل تو آپس میں ایک ہو جاتے پر ایسا نہیں ہو شاید اس خاص تعلق کا اب تک ان لوگوں کو علم نہ تھا پر اب چونکہ پروفیسر صاحب نے اس کو بخوبی ظاہر کر دیا ہے۔ اب بھی غلط فہمی دور ہو سکتی ہے ہمارے خیال میں تناسخ کی بنا پر ایسی بات کا یقین کرنا محض قیاسی باتیں ہیں۔ انسانی فطرت اور خصلت ہی کا فیصلہ اگر کیا جاوے تو پتہ لگ سکتا ہے کہ ہر ایک فرد بشر کو دوسرے کے ساتھ جب دوستی اور اتحاد کا موقعہ ہو جاوے خواہ وہ مختلف عقیدے اور مذاہب کے ہوں تو کس طرح سے ایک دوسرے کے ہمدرد اور بہتری چاہنے والے ہو جاتے ہیں اتفاق اور محبت کے فوائد سے انسان واقف ہے لیکن انسان کا بُرا مزاج اور گندی خصلت خرابی اور رخنہ ڈالکر نا اتفاقی پیدا کر دیتی ہے اور بھائی وغیرہ کا خیال بھولکر ہو جاتا ہے اور دشمنی اور ضد اور قسم قسم کے برے نتائج پیدا ہونے لگتے ہیں۔ [illegible] کے تناسخ کا حل بھی پروفیسر صاحب [illegible] باقی آتا ہے۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرموں کو مناسب سزائیں دیں۔

اقول۔ اس مندرجہ بالا فقرے سے خود اقرار پایا جاتا ہے جس سے انکار کرنا ضرور تواریخ عرب کو جھٹلانا ہے پر ہم پوچھتے ہیں کہ وہ لوگ جن کو مجرم گردانا جاتا ہے کیوں مجرم تھے اس لئے کہ وہ اسلام کو قبول نہ کرتے تھے۔ یا لڑتے تھے؟ ان دو باتوں میں وہ کیوں اکیلے مجرم ہوں مسلمان بھی تو اُن کیساتھ لڑتے تھے اور دین کے معاملے میں جبر کی کیا ضرورت؟

قولہ۔ مگر آپ کا انصاف بھی رحم سے بھرا ہوا تھا۔

اقول۔ مقتولوں کی لاشوں پر کھڑے ہوکر کلام کرنا اچھی مثال ایڈیٹر صاحب نے خود تحریر کی ہے اسی مضمون اشاعت اسلام میں اُس کا ذکر آچکا ہے۔ قتل اور لوٹ اور رحم میں کیا مناسبت ہے؟

قولہ۔ آپ اپنے سخت سے سخت دشمن سے بھی فیاضانہ سلوک کرتے تھے۔ حملہ آور اقوام کی گوشمالی کے لئے جو مہمیں بھیجی جاتی تھیں۔ ان میں سے ایک میں ایسا ہوا کہ بنی حنفیہ کا سردار ثمامہ بن اثال الحنیفی مسلمانوں کے ہاتھ پڑا وہ مدینے کو لایا گیا۔ اور آنحضرت صلعم کی رحم دلی اور غریب نوازی سے اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً مسلمان ہوگیا۔

اقول۔ رحم دلی کی وجہ ساتھ ہی نظر آرہی ہے بیچارہ سردار جان کے مخمصے میں پڑکر اگر ایسا نہ کرتا تو وہ ہرگز نہ بچتا اور دین کا معاملہ اور اس کی سچائی کونسی اس نے دریافت کی تحقیق کی اور قایل ہوا اور ایمان لایا یہ قابل غور سوالات ہیں جن کا جواب دینا مشکل ہے۔ اس سردار کو ظاہرہ فایدہ تو بخوبی ملا۔ اس لئے وہ آناً فاناً مسلمان ہوگیا۔

قولہ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فیاضی کا ایک اور واقعہ بھی قابل تذکرہ ہے وہ یہ کہ ابو العاص جس سے آنحضرت صلعم کی بیٹی زینب بیاہی ہوئی تھی جو ایک بڑا تاجر بڑا مالدار تھا۔ وہ ابھی تک بت پرست ہی تھا اور جنگ عہد میں کفارہ کی طرف سے لڑتا ہوا پکڑا آیا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس شرط پر رہا کر دیا کہ زینب کو مدینہ بھیج دے۔

اقول۔ ایک قریبی رشتہ دار پر مہربانی کرنا کوئی خوبی میں شمار نہیں ہو۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرتے یہ ایک سخت بدسلوکی ہوتی۔

قولہ۔ محاصرہ مدینہ کے بعد وہ آنحضرت کے بعض کے ہاتھ پڑ گیا اور وہ اُس کو مدینہ میں نبی کریم کے پاس لے آئے اُنہوں نے آنحضرت صلعم کے تعلق کے باعث نہ تو اُس کے ساتھیوں میں سے کسی کو قتل کیا اور نہ ہی اُس کو کوئی تکلیف دی۔

اقول۔ یہی تو وجہ اُس کے بچ جانیکی ہوئی۔ نہیں تو جس طرح سے وہ گرفتار ہوا تھا تو مسلمان ایسے لوگ نہیں تھے کہ اپنے دشمن سے بدلہ نہ لیتے پر وہ بیچارہ سستا چھوٹا ورنہ ضرور قتل تو ہوتا۔

قولہ۔ خون کے پیاسے دشمنوں سے آنحضرت صلعم کا اس فیاضی سے سلوک کرنا ابو العاص کے دل پر گھر کر گیا

اقول۔ عرب کی قوموں کا تو آپس میں ایسا ہی حال تھا ہر ایک فرقہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوتے تھے پر رشتہ داری کا گہرا تعلق بھی تو کوئی چیز ہے اگر یہ تعلق نہ ہوتا اور اسلام کی طرف وہ رجوع نہ لاتا تو دیکھتے کہ اسکا حشر کیا ہوتا

اقتباس

بائبل کی نسبت دنیا کے بڑے آدمیوں کے خیالات

قیصر اور بائبل۔ قیصر کے بائبل کی نسبت ذیل کے خیالات ہیں۔

"مَیں بائبل کا اکثر مطالعہ کرتا ہوں۔ یہ میرے پلنگ کے پاس ایک میز پر پڑی رہتی ہے۔ اس پر میں نے عمدہ عمدہ خیالات کے متعلق باتوں پر سطریں کھینچ رکھی ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تھوڑے ہی اس کی طرف توجہ و غور کرتے ہیں۔ میں کتھولکس لوگوں کو بائبل دینا بہت پسند کرتا ہوں"۔

ورہن کے بشپ صاحب اور بائبل۔ مندرجہ ذیل فقرے یہ بشپ صاحب لکھتے ہیں۔

"بائبل کی تلاوت سپٹی سزم کے برخلاف ایک سب سے بہتر اور مفید علاج ہے۔ اس کے بغیر بیہودہ اور لایعنی خیالات پیدا ہونا قدرتی ہے جو فی زمانہ دیکھا جاتا ہے۔ بائبل کے اپالوجسٹس کے لئے یہ بات نہایت قابل قدر امداد ہے۔ کیونکہ بائبل کوئی میدان کارزار نہیں ہے۔ لیکن یہ خالص فصل گندم اور سبزہ زار اور چمنستان ہے اور نہایت زرخیز قطعہ ہے جس سے قسم قسم کے میوے حاصل ہوتے ہیں"۔

ادہن کے قریب کے ایک چھوٹے جزیرے سکو جس میں ۱۱ باشندے ہیں مسٹر لکلی نے شہری کارپوریشن سے ۶۰۰ روپیہ کو خرید لیا ہے

مراسلات

ارکان ستہ

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ پس ہم نے اُس کو (نوح کو) اور کشتی والوں کو بچا لیا اور اُس کو جہانوں کے واسطے نشان بنا دیا۔ عنکبوت آیت ۱۵۔

ان چند آیات میں مجھے نجات قرآنی کے خیال کو ظاہر کرنا ضرور تھا کیونکہ ان سے نجات کا وہ خیال ظاہر کیا گیا ہے جو قرآن کے محکمات میں آیا ہو۔ حاضرین و ناظرین دیکھ سکتے ہیں اور دیکھ لیں گے کہ لفظ نجات کا مفہوم ایسے دکھوں اور مصیبتوں سے رہائی پانا ہے جو ناگہانی انسان پر آجاتی ہیں۔ اور ایسے عذابوں سے چھٹکارا پانا ہے جو انسان کی بداعمال کی وجہ سے اُس پر آنے لازم اور آتے ہیں یا آئیں گے۔ اور ان تمام مصائب اتفاقی اور مقرری سے رہائی پاکر امن و سلامتی اور خوش وقتی میں جینا ہے۔ پس یہ تو لفظ نجات کے معانی اور مطالب ہیں۔

نجات کے معانی مذکورہ میں ہمیں ایک طرف تو خدا کا کام گنہگار نبی آدم کو بچانے میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اسی کام کی وجہ سے خدا نجات دہندہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف ہلاک ہونے والے انسان کا یا یوں کہو کہ نجات پانے والے آدمی کا فرض اور کام بھی بتلایا گیا ہے۔ اور بدکار و گنہگار نجات پانیوالے آدمی کا صرف یہ کام ظاہر ہوا ہے کہ وہ اپنے خدا کے مقرری طریق نجات کو اختیار کرے۔ اور اپنی بدحالی سے نکلنا اور بچنا پسند کرکے طریق مقرریہ پر چلنے لگے اور چلتا رہے۔ خدا کسی بدکار پر جبر کرکے اُسے نجات کی نعمت نہیں دیتا ہے۔

پس جو کچھ میں نے ابھی سنایا ہے وہ لیکچر ہذا کا دیباچہ سمجھو اور آگے کو جو کچھ میں بیان کرنے پر ہوں اُسے قرآن کے محکمات کا طریق نجات خیال کرو۔ اور چونکہ لیکچر ہذا کا مضمون نہایت وسیع ہے۔ میں اس کا ذکر اختصار کے ساتھ کرتا ہوں۔ اگر کسی کو تفصیل دیکھنی ہو تو میری کتاب تعلیم القرآن میں دیکھیے۔

معلوم ہو کہ قرآن عربی کے محکمات میں نجات کی سبیل کے تین نام دربیان آئے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

اول۔ قرآن محکم اور بائبل پر ایمان و عمل۔

دوم۔ دین اسلام کی متابعت اور بائبل کے خدا کی عبادت

سوم۔ ابن مریم کی پیروی اور فرمانبرداری۔

قرآن محکم میں جو عظمت اور خوبی بیان ہوئی ہے اور جس کے باعث اُس کی عزت اور تعظیم کا نہ صرف محمدی صاحبان کو بلکہ ہم کو بھی پاس کرنا فرض ہے۔ انہیں تین باتوں کے بیان کے مجموعے میں آئی ہے اور یہی تینوں باتیں وہ ہیں جنکا رشتہ گنہگار نبی آدم کی نجات سے ظاہر کیا گیا ہے۔

بلاشک قرآن کے محکمات میں برگشتہ نبی آدم کی نجات کا مدار نہایت صفائی اور موزوں اختصار کیساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ذیل کا بیان کافی ہے۔

اول قرآن محکم اور بائبل پر ایمان باعمل کے قبضے پر سورۂ نساء میں لکھا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا [illegible] ی آئیہ

کردم

یہ سنکر کردم رشی کپل سے رخصت ہوا اور جاتے ہوئے دیوہوتی سے کہا کہ تجھے جس بات کا فکر ہو وہ کپل دیو جی سے پوچھ لینا۔ دیوہوتی ہاتھ جوڑکر بولی کہ چونکہ آپ نے مجھے کپل دیو کے سپرد کر دیا ہے۔ اس لئے اب میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ اور کردم رشی بن میں جاکر نارائن جی کے دھیان میں لین ہوگیا اور اپنا تن ساتھ یوگ ابھیاس کے تیاگ دیا اور اُن کے جانے سے دیوہوتی کو بڑا رنج اور دکھ ہوا۔ مگر بیٹے کے کہنے کے مطابق گیان ورشٹی سے چت کو دھیرج دیا۔ اس کے بعد کپل نے اپنی والدہ دیوہوتی کو گیان دیا اور پورب کی جانب چلا گیا۔ اور دیوہوتی نے اپنا تن من سنساری مایا سے الگ کرکے مکان وغیرہ کو اسی جگہ چھوڑ دیا۔ اور آپ سرسوتی کے کنارے بیٹھ کر نارائن کا دھیان کرنے لگی۔ بس دھیان کرتے کرتے اُس کا جسم پانی کی طرح بہکر سرسوتی ندی کے پانی میں ملگیا۔ اور چتین آتما مکت پدوی پر پہونچا (بھاگوت پران سکندھ ۳ ادھیائے ۲۱ سے ۳۳)

کندو

کندو یا کنڈو۔ یہ ایک نہایت ہی قدیم زمانہ کا رشی تھا اور مقدس دانائی سے بہرہ ور اور گومتی دریا پر تپ کیا کرتا تھا۔ اندر نے جب دیکھا کہ وہ تپسیا میں نہایت ہی مشغول اور غرق ہے تو اُس کی تپسیا بھنگ کرنے کے لئے اپنے اکھاڑے کی ایک پری پرملوچا نامے کو اسکے پاس بھیجا۔ اس خوبصورت اور موہنی شکل پری نے آکر اس کو اپنی محبت کے دام فریب میں لے ہی لیا اور رشی کو اُس کی تپسیا سے ہٹا دیا۔

باقی آئندہ

خدمت

آج دنیا میں تعلیم یافتہ اور نہایت ہی خوش وضع اشخاص ہیں جن کے پاس "دوسروں کی مدد کے خواہ ذرا ہی کے خیال کی کمی موجود ہے۔ جب یہ نہایا سوت ہمارے روزانہ فرائض کے تانے میں بُنا جاتا ہے تو زندگی کی کیا ہی خوشنما شکل نکل آتی ہے" کیونکہ دنیا لینے سے مبارک ہے"

خدمت کا عمل نیچر سے کیا ہی عمدہ طور پر ثابت ہوتا ہے بادل اپنے تازگی بخش قطروں کو دریغ نہیں کرتا بلکہ کھلے دل سے اُن کو زمین پر پھینک دیتا ہے۔ اور انسان کی آنکھ سبزی و نباتات اور پھولوں کو دیکھکر خوش ہوتی ہے۔ اور وہ اناج سبزی اور پھلوں وغیرہ سے جو بارش ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ پرورش پاتا ہے۔ درخت ہم کو سورج کی گرم کرنوں سے محفوظ رکھتے اور چہچہانے والے پرندوں کو پناہ دیتے ہیں زمین کوئلے لوہے چاندی اور سونے کے خزانے دیتی ہے جو دنیا کے کام میں نہایت ہی مفید خدمت کر رہے ہیں۔

اس دُعا کی خواہش کہ "اے خداوند مجھے برکت کا باعث بنا" ہم کو کہاں سے ملتی ہے؟ کیا خداوند یسوع کے نمونے سے نہیں جو لوگوں میں جاکر نیکی کے کام کرتا۔ بیماروں کو چنگا کرتا تعلیم دیتا اور اپنی محبت بہت سے مہربانی کے کاموں سے ظاہر کرتا تھا؟ ہر ایک مسیحی جس کے دل میں مسیح بستا ہے یقیناً دوسروں کی مدد کرنے کے اس اصول کو اپنے میں ظاہر کریگا۔ کیونکہ ابن آدم خدمت لینے کو نہیں بلکہ خدمت کرنے کو آیا۔ ان کے لئے جو اپنے چال چلن کو اعلیٰ درجہ کے معیار تک لیجانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنی زندگی ہمیشہ مفید کاموں کیلئے صرف کریں مسیح کے کاموں اور اس کی تعلیم کے مطالعہ سے بڑھکر اور کوئی سبق نہیں ہوسکتا۔

دنیا میں بے شمار موقعے ہیں جن میں ہم خدا اور اپنے ہم جنسوں کی خدمت کرسکتے ہیں لیکن ضرورت صرف مخصوص کارندوں کی ہے ضرورت ہے کہ بہت سی غلطیاں درست کیجائیں۔ مغموم دلوں کو خوش کیا جائے اور اندھیرے کونوں میں خداوند کے کلام کی روشنی پھیلائی جائے۔ ہر ایک نوجوان انسبات کو سوچے اور روحانی زرہ بکتر سے مسلح ہو جائے۔ کیونکہ اُس نے حکم دیا ہے کہ "تم تمام دنیا میں جاکر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو" پس آپ ہمت باندھیں تو خدمت کا دروازہ ضرور آپ کے لئے کھلجائیگا۔ بعض یہ خیال کرینگے کہ انجیل کی منادی کرنا صرف انہی کا فرض ہے۔ جو مشن کے کارندے یا پادری وغیرہ ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کو واضح ہو کہ لفظ "تم" میں تمام مسیحی شامل ہیں۔ اور یوں مسیح آج ہم سب کو حکم دیتا ہے کہ "تم تمام دنیا میں جاکر انجیل کی منادی کرو" پس ہم اس خدمت سے جو ہم سے ہر ایک کو اُس کی لیاقت کے مطابق دی گئی ہے۔ غافل نہ رہیں۔ اس میں شک نہیں کہ سب کے سب ایک ہی طریق اختیار نہیں کرسکتے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ہر ایک مسیحی کے لئے چاہے وہ اس دنیا میں کچھ ہی کام کیوں نہ کرتا ہو اس خدمت کا بہت سا موقع ملتا ہے۔ چاہئے کہ اس خدمت کو چاہے کیسی صورت ہی کیوں نہ ہو آج ہی شروع کریں۔

الراقم این بیلی لاہور۔

راجپوتانہ جیوبلی کنونشن

(سلسلہ کیلئے دیکھو مطبوعہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء)

پادری دیوی رام نے فرمایا کہ یہ جیوبلی کا موقعہ بڑی خوشی کا موقعہ ہے۔ یہ خدا کی بڑی مہربانی ہے۔ ڈاکٹر شیوبریڈ صاحب مرد خدا تھے راجپوتانہ ویران و وحشی اور خونخوار ملک تھا سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے دو برس بعد آپ یہاں آئے۔ یہ مرد خدا اپنی جان ہتھیلی پر لیکر آئے اُن کا کام تعریف و شکرگزاری کے لائق ہے۔ اب مسیحی دین کی بڑی ترقی ہے۔ یہ خدا کی قدرت اور انجیل کی قدرت

ہے۔ مسیح کے لئے کہا گیا کہ ایک عالم اُس کا پیرو ہوا۔ یہ کلمہ خدا کی قدرت اور تاثیر ہے۔ اب خدا کرے کہ راجپوتانہ کے نئے مشنریز کا تمام ملک ہو جاوے اور سب جگہ مسیحی نظر آویں۔ تاکہ خدا کا جلال ہو۔

پھر منشی رام نرائن نے فرمایا کہ ۱۸۶۷ء میں پہلا مشنری آیا جو راجپوتانہ کا برکت کا باعث ہوا وورانٹریش اور وانادل پادری صاحب آیا ایسی سخت و دشوار گذار زمین میں کام شروع کیا اور وحشی قوموں کی اولاد میں علم حاصل کرنے لگیں۔ برکتوں کا سرچشمہ ملک سکاٹ لینڈ ہوا۔ پھر منشی گوکل ناتھ نے فرمایا کہ ہم خدا کے خاندان ہیں گو راجپوتانہ اور تاکستان اُن صاحبوں کی محنتوں سے ہوئے ہیں اب ہم کو خود اس کام کو کرنا چاہئے۔ پادری صاحبان ہلکوں میں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ اس لئے دیسیوں کو کلام کی خدمت کا زیادہ موقعہ ہے۔

بروز سنیچر مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۱۰ء ۸ سے ۸ بجے صبح تعریف کا جلسہ۔ میر مجلس ڈاکٹر ہنٹلی صاحب۔

صاحب موصوف نے متی کے ۶ باب ۹ آیت پڑھ دیا۔ تنہا ہو کے دُعا ہی نہیں مانگنا چاہئے۔ ہر تنہا جگہ میں کیا چاہئے دُعا مانگو۔ مسیح کو صلیب پر لوگوں نے چڑھایا۔ لیکن یسوع صلیب پر بھی دُعا مانگتا تھا اگر ہم صلیب پر چڑھیں تو بھی دُعا مانگیں ہر جگہ دُعا ہو سکتی ہے۔ ہمیشہ دُعا میں لگے رہو۔ شفاخانوں میں مریض آکے مجھ کو گھیرتے ہیں۔ کیا قادر مطلق آتا ہے تو ہم اُس کو گھیر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ پوشیدگی میں جاؤ۔ غرض دُعا مانگو۔

۹ بجے سے ۱۰ بجے تک صبح پاک کلام کا مطالعہ۔

میر مجلس پادری سوائی رام۔

درس دینے والے پادری میکپیرسن صاحب متی کا ۲۶ باب ۳۶ سے ۴۶ آیت تک۔ زکریا ۱۲ باب ۵ آیت پچاس لاکھ تو ہیں جو جھوٹے ہیں۔ گناہگار ہیں۔ کام نہیں کر سکتے۔ کام کرنے والوں کی ضرورت ہے۔

دغلام کی صورت اختیار کی، یہ مسیح ہے۔ ہم نے اُس کے ساتھ کیا کیا۔ تیرے ہاتھوں پر یہ کیا زخم ہیں۔ یہ وہ ہیں جو مجھے اپنے دوستوں کے گھر پر لگے ذکریاہ ۱۳ باب میں مسیح صلیب پر کھینچا گیا۔ ہاتھ میں زخم تازہ ہونے پر زخم لگ جاتے ہیں۔ اس چھپے ہوئے کے ہاتھوں میں پھر لگ گئے اور زخم کھل گئے ہم اپنے گناہوں کی چھری سے کھودتے ہیں۔ وہ ہاتھ جو بچوں اور غریبوں اور بیماروں کو چھوتے اور برکت دیتے تھے ان ہاتھوں سے لوگوں کو فائدہ پہونچا۔ کیا ہم گناہ کر کے اُن ہاتھوں کو پھر چھیدتے ہیں؟

چار بجے سے ۵ بجے شام تک

لڑکوں کی میٹنگ۔ درس دینے والے مسٹر آر۔ جی۔ بلڈ رومیوں کا ۶ باب ۲۳ آیت۔ خدا زیادہ دیتا ہے معافی کے ساتھ پاک روح بھی دیتا ہے۔

چھوٹے لڑکوں کو صاحب نے کہا۔ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ دو پیسے۔ تب صاحب نے کہا کہ ایک چھوٹا لڑکا آکے لیوے۔ تب ایک چھوٹے لڑکے نے لے لئے۔ اور پھر صاحب نے کہا اب بتاؤ کہ تمہارے پاس کتنے ہیں۔ اُس نے کہا کہ ساڑھے آٹھ آنے اور صاحب نے کہا کہ خدا کے پاس آؤ اور بہت زیادہ دیتا ہے۔ اس طرح ہم بھروسہ کریں۔ لیویں۔ شکرگذار ہوویں اور پکاریں۔ خروج ۱۱ باب ۴ سے ۸ آیت تک۔ رومیوں کا خط تیسرا باب ۱۰ سے ۲۳ آیت تک۔ پہلا یوحنا ۵ باب ۱۲ آیت۔ "پڑھ لینا" "سمجھو" وغیرہ۔ لفظ لینے پر غور کرو۔ پہلا قرنتیوں ۶ باب ۱۹ سے ۲۰ آیت تک ساڑھے سات سے آٹھ بجے ستائش کا جلسہ۔ ہادی پادری جے نسینیس ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک میر مجلس پادری جے این فورمن۔

چونکہ پادری گوفورتھ صاحب اور سمیتھ صاحب کی کامیابی اسی میں ہے کہ وے اپنی حالت سے واقف ہو گئے اور اپنے گناہوں کا انہوں نے اقرار کیا۔ ان کنونشن کے دنوں میں ہم اپنے تئیں آزماویں اپنے تئیں دیکھیں۔ اب میں چند سوال پوچھتا ہوں۔

(الف) کیا میں سچ مچ مسیح کو ماننے والا ہوں؟ آپ سب آپنے اپنے دل سے پوچھیں۔

(ب) ہم کے عیسائی جنم کے عیسائی ہیں۔ پر کیا ہم روح کے نئے جنم کے عیسائی ہیں۔

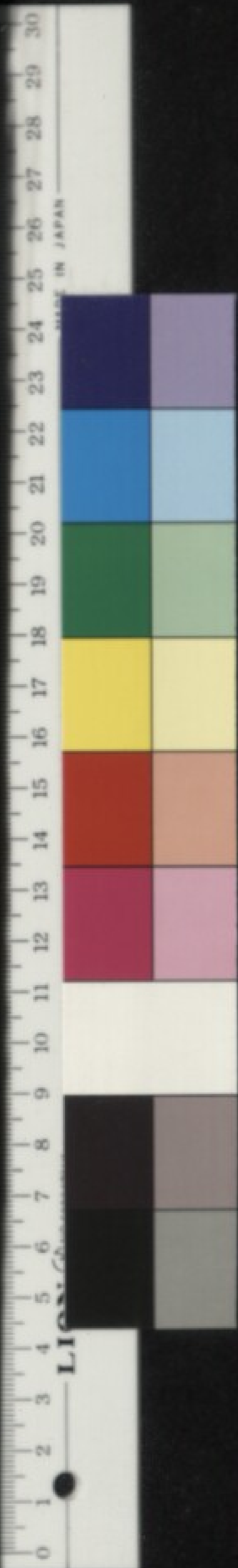
(ج) کیا کوئی دل میں چھپا ہوا کوئی گناہ ہے؟ ایک دفعہ جب کا ایک شخص ایک قیمتی بندوق جو بگڑ گئی تھی ایک مستری صاحب کے پاس لایا۔ اور مستری نے دیکھا کہ ٹوپی کے سوراخ میں کوئی چیز اٹک گئی ہے سو نکال دی اور بندوق کام کی ہو گئی۔ کیا ہم میں کوئی رکاوٹ ہے؟ بڑے بڑے شہروں میں نل ہوتے ہیں۔ ایک شہر میں ایک نل بند ہو گیا اور جب کھولا گیا تو اس میں ایک مینڈک اٹکا ہوا تھا جو خوب کھا پی کر خوب موٹا ہو گیا تھا۔ سو اس کو نکالا۔ ہم بھی گناہ نکال دیں۔ کیا ہم میں پاک روح کی طاقت ہے؟ دیکھا۔ تیسرا باب ۸ آیت۔ میں طاقت سے بھرا ہوا ہوں۔ کیا ہم خدمت کے لائق نہیں؟ خداوند نے شاگردوں پر روح القدس اُنڈیلی وہ ہمیں بھی قدرت سے بھر دے۔

ڈاکٹر ہائی گیٹ کہتے ہیں کہ ایک آسامی لڑکا تعلیم پا کے واپس جاتا تھا اور ایک رات میرے پاس آکے ٹھہرا اس رات کو طوفان آیا اور ہم بہت ڈر گئے۔ پر یہ لڑکا جس کا نام سنیپانا تھا کمرے میں مجھ کے دُعا مانگ رہا تھا اور یہ کہتا تھا مجھے طاقت دے۔ مجھے طاقت دے۔ اے خدا کہ میں اپنے لوگوں کو نجات کی راہ بتاؤں۔ ہم بھی گناہ کے نکالنے کے لئے دُعا مانگیں اور گناہ نکلتا رہیگا۔

ورڈس مشنری کانفرنس میر مجلس پادری جے۔ ایم کفی درس دینے والے پادری جے جیمبر لینکوٹ کے دن سے اب تک کوئی ایسا جلسہ نہیں ہوا۔ اس جلسے سے میرے دل پر کیا کیا اثر ہوا۔ یہ جلسہ شہر ایڈنبرگ میں فراہم ہوا

(الف) بھائیوں کا میل ملاپ دیکھ کے میرا دل شاد ہوا

(ب) ملکوں کی حالت اور حاجت کے مطابق عیسائی



مذہب پیش کیا جاوے۔ ہند میں ہند کی کلیسیا یہ کرے۔

(ج) خدا کی بادشاہت کی پھیلانے کی روک ٹوک کی بابت سب پادری صاحبان نے اپنی اپنی قصور مانیں۔ ماٹ صاحب نے کہا کہ روکاوٹ مسیحیوں کی نامناسب و ناپاک چالچلن ہی ہے سچے پاک اور حقیقی مسیحی بننا لازم ہے۔

(د) دعا کی بابت بہت تعلیم دی گئی۔ آدھہ گھنٹہ روز دعا ہوتی تھی۔ جو ساری دنیا کے لئے تھی۔ افریقہ کے ایک ایلچی نے ہند کے لئے رو رو کے دعا کی۔

(س) اگر کوئی ظاہر بات نہ تھی سب نے "گرین لینڈ کے ملک سرد سے" کا گیت زور و سرگرمی سے سب گاتے تھے۔ ایکسفورڈ میں ایک جوان نے رویا دیکھی کہ مسیح تخت پر بیٹھا ہو۔ مسٹر ماٹ نے کہا کہ کانفرنس ختم ہوئی پر اب جیت کا وقت ہو۔

(ص) کلیسیا میں لوگ ہند کا بیان سننے کے بڑے شوقین تھے اور انہوں نے کہا کہ آئندہ پانچ برسوں میں وہ کوشش کرینگے کہ زیادہ روپیہ اور زیادہ آدمی ہند میں بھیجے جاویں

(آئیت وار) ۲۰ نومبر ۱۹۱۰ء سے ۹ بجے صبح۔ عشائے ربانی کی عبادت پادری جے۔ ایم میکفی صاحب ایم۔ اے اور پادری جے چیمبر صاحب بی۔ اے بادی تھے۔ پہلا یوحنا۔ دوسرا باب دوسری آیت پہ وعظ کیا۔ مضمون ہمارے گناہوں کا کفارہ مسیح ہی ہے۔ مسیحی دنیا کی جڑ صلیب ہو۔ کفارہ کے بیان سے ہم اُس کی عزت کرتے ہیں ہم صلیب کے سوائے ہم کسی کی بڑائی نہ کریں۔ گلتیوں کا ۶ باب ۱۴ آیت شاگردوں نے بھی صلیب کی بڑائی کی۔ مسیح نے ضرور کہا یوحنا ۱۲ باب ۳۲ آیت اس قربانی کے لئے لوگوں کو شروع سے طیار کیا پیدائش تیسرا باب ۱۵ آیت۔ چمڑے کے اوڑھنے بنائے غالباً جانور ذبح کرنے سے۔ طوفان سے پہلے گوشت کھانے کا حکم نہ تھا۔ لہو بہانے سے اُن کا ننگا پن ڈھانکیں۔ گناہ کا ننگا پن ڈھانکا جاوے۔ ساری جگہ صلیب فتح پا رہی ہے یہی لوگوں کو نابود کرے گی۔ گلتیوں کا ۲ باب ۱۴ آیت۔ خداوند نے عجیب طرح سے محبت ظاہر کری۔ ہمارے دل میں کیسا عجیب پیار پیدا ہوگا۔ لہو بہانے کے بغیر انصاف پیدا نہیں ہو سکتا۔ کوئی جان دیوے تو ہم اُس کے کیسے مطیع ہو جاویں گے۔ اس دعا کو دیکھ کے ہم رو نہ پڑیں گے اور ٹوٹ نہ جاویں گے۔ وہ ہمارے گناہوں کا بلکہ سب کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ صلیب سے ذیل کی برکتیں ملتی ہیں۔

(۱) گناہ کی قید اور غلامی سے رہائی۔ عید فسح کی علامت ہے قلسیوں کا دوسرا باب ۱۵ آیت۔

(۲) صلیب سے خدا میں اور ہم میں میل ہوا۔ ہم اعمال سے دشمن ہوئے پر صلیب کے ذریعہ دور سے نزدیک ہو گئے۔ نیپارگ میں ایک لڑکا اپنے گھر سے چلا گیا۔ باپ بیٹے میں میل نہ تھا جدائی ہو گئی برسوں کے بعد بیٹا واپس آیا۔ ماں قریب المرگ تھی سو باپ بیٹے کا ہاتھ ملا کے وہ خداوند میں سو گئی اسی طرح سے ملاپ مسیح نے کرا دیا ہے۔

(۳) دلیری سے باپ کے پاس آویں۔ پاکترین مکان کی راہ کھل گئی جس کا ذریعہ مسیح کی صلیب ہو۔

(۴) موت سے رہائی ملی۔ مریں گے سب لیکن موت کے ڈر کو مسیح نے دور کیا ہے۔ لکھنؤ کے پاس وحشی پور میں ایک واقعہ ہوا کیا دیکھا کہ راہ میں ایک گڈھیا پڑا ہے۔ اُس کے پاس ایک مینا ہے اور دور لگڑبگا مرا پڑا ہو۔ مسیح گڈریے نے ہمارے لئے یہی کیا ہے۔ "قبریں کھل گئیں۔ موت نے مردے پھینک دئیے" پہلا قرنتیوں کا ۱۵ باب ۵۴ سے ۵۶ آیت۔ اب آپ اُس محبت کو دیکھ کے کیا کہہ رہے ہیں۔ دوسرا قرنتیوں ۵ باب ۱۵ آیت۔ ولایت میں ایک بڑے جہاز میں میاں بیوی سوار تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جہاز ٹوٹ گیا اور دو ایک ڈونگے پر سوار ہو گئے کہ جان بچاویں۔ خاوند نے ناؤ چلائی۔ پر کنارہ پہونچنے پہ تھے کہ وہ تھک گیا۔ سو اس نے اپنی جورو کے ہاتھوں پہ اُٹھا کے پھینک دیا۔ وہ کنارے پہونچ کر بچ گئی اور وہ ڈوب کے مر گیا۔ کچھ دنوں کے بعد لوگ اُسے شادی کے لئے کہتے تھے پر وہ انکار کرتی تھی۔ کیونکہ اس مرحوم آدمی کی محبت اس کو کھینچتی تھی۔ کیا اسی طرح مسیح کی محبت ہم کو کھینچتی ہے۔ اس کے بعد پادری جے ایم میکفی صاحب نے پاک عشا کی رسم ادا کی۔

۳ سے ۵ بجے شام تعریف کا جلسہ میر مجلس پادری جے این فرمن صاحب تھے۔ پادری جے این ہیڈ صاحب نے درس دیا اور آپ نے فرمایا کہ کنونشن میں غم دور ہوتا ہے اور تسلی ملتی ہے پر خداوند کے دل کی حالت کو نہیں پہچانتے۔ موسیٰ خدا کی حضوری میں پہاڑ پر گیا خوشی اور تسلی ہوئی۔ وہ بڑا حلیم تھا مرد دعا تھا۔ پر اُس نے خداوند کی دل کی حالت نہیں پہچانی۔ لوگوں کی گردن کشی کے سبب خداوند کا دل غم سے بھرا تھا۔ اور یہ بات بڑا مکاشفہ ہو گئی کہ دوسری قوم دونگا۔ اور موسیٰ پہاڑ پر جا کے ان دکھوں میں شریک ہوتا ہے۔ بت توڑتا ہے۔ بنی لاوی کے ہاتھوں میں تلوار دیتا ہے۔ موسیٰ کہتا ہے کہ میں پھر حضور کے دربار جاؤنگا۔ اور خدا سے کہتا ہے میرا نام مٹا دے اور انہیں بچا مسیح کی محبت میں شریک ہوتا ہے۔ پر انسان کی جان خدا منظور نہیں کرتا اور مسیح کو بتلاتا ہے "تیری مانند نبی برپا ہوگا۔" جب وہ خداوند کے دکھوں میں لوگوں کے گناہوں میں شریک ہوتا ہے۔ تب چالیس دن رات پڑا رہتا ہے۔ جان جائے تو جاتے پر آپ کو نہیں ہلاتا۔ ایک بندہ ہو کے کیسا شریک ہو گیا اب وہ خداوند کے دل کی بات پہچانتا ہے۔ وہ پولوس کی مانند کہتا ہے رومیوں ۹ باب پہلی دو آیت میں۔ موسیٰ بزرگ شخص قوم کے گناہ خاطر مسیح کے دکھوں میں شریک ہوتا ہو اُس کے دل میں قوم کی خاطر کیسی محبت تھی کہ قوم کا گناہ معاف ہو۔ پہلے خدا فیصلہ سنتا کہ مجھے چھوڑ پر موسیٰ فیصلہ سنتا کہ ہمیں بھی رہنے دے۔ آگے نہ جاویں اگر تیری حضوری ساتھ نہ جاوے اگر ہم طیار ہیں اور اس صورت تو ہند کی کلیسیا کی خاطر کہیں۔ اگر تو روح کی معموری کیساتھ نہ چلیں تو ہمیں بھی نیست کر دے۔ اگر اپنی حضوری میں پوری پوری برکت میں نہ لیجئے تو یہاں ہی چھوڑ دے۔ کیا ہم اس فیصلے کے لئے طیار ہیں۔ وہ یروشلم داخل ہوتے وقت ہماری خوشی میں شامل ہوتا ہے۔ پر شاگرد اس کے دل

کے حال سے واقف نہیں وہ صاحب کو نہ پہچانتے تھے۔ دور یروشلم کے گناہ کے لئے روتا ہے۔ خوشی رونے سے بدلتا ہے۔ کیا گناہ ہم میں نہیں۔ کیا ہندو مسلمانوں کے سے گناہ ہم میں نہیں۔؟ ہندو مسلمان الزام نہیں لگاتے۔ کہ مسیحی ہم سے بہتر نہیں ہیں؟ جبلی کے پچاس سال تک خدا ساتھ رہا لیکن اب نہ رہے۔ تو اے خدا ہمیں یہاں ہی رکھ۔ اور دوسری جماعت کو طیار کر جو تیرا اجلال ظاہر کریگی۔ ہندمیں سال بسال مسیح سے محروم رہ کے مر رہے ہیں۔ دوزخ میں جاتے ہیں ہلاک ہوتے ہیں۔ افسوس ہماری بے پرواہی۔ خداوند کی خدمت کو دیکھو۔ اس کے ساتھ چھوٹی جماعت تھی۔ وہ ان میں کمزوریاں دیکھتا تھا۔ انہیں جلالی بنانا چاہتا تھا۔ یروشلم کو جلالی بنانا چاہتا تھا۔ اس جماعت کے لئے تین سال تک خدمت کی دعا کی۔ خدمت میں خداوند اپنی جان دے رہا تھا۔ یروشلم کی کلیسیا کو دیکھو تین ہزار ایمان لائے۔ کیسی خداوند کی دعا کی برکت دیکھو۔ عیسی مناد و پاسبان کی خدمت سے اس کلیسیا کی کیسی ترقی ہوئی اور محبت کی تاثیر کیسی ہوئی۔ شاگرد بھی ایسے کامیاب ہوئے۔ پولوس۔ افسس میں اگلا۔ پرس کلا قریب دیکھتا تھا جو دو مہاتے۔ مگر خدا کی قدرت کا کیسا نظارہ تھا۔ ۱۲ شاگرد روح سے بھر گئے۔ بت پرست شہر افسس ہلگیا کیا جادوگر نے کتابیں نہیں جلائیں اور اپنی زندگیوں کی صفائی نہیں کی۔ پولوس اگلا پرس کلا کیسا خیمہ دوزی کرتا تھا۔ کیسا دعا کا وقت نکلا۔ اور منادی کے لئے کیسا وقت نکلا۔ ہم سکولوں اور شفاخانوں کی قیدمیں ہیں۔ اور مشکل سے منادی کے لئے وقت دیتے ہیں۔ ان کی بڑی کامیابی ہوئی۔ ان کا بھید کیا تھا۔ وہ موسیٰ اور عیسیٰ کا بھید جانتے تھے۔ خداوند دکھوں میں ہوکے رات دن لوگوں کی نجات کے لئے دعا کرتے تھے۔ روح القدس کی مدد سے چلتے تھے۔ کیا اب بھی ان باتوں کی ضرورت نہیں؟ اگر ہم اس بات کو نہ سمجھے تو ضرور خدا دوسری قوم برپا کریگا

اگر شاگرد دعا کرنا چھوڑ دیتے اور روح القدس کے نزول کے لئے نہ ٹھہرتے تو نتیجہ کیا ہوتا؟ اعمال اور رسولوں کے خطوط نہ لکھے جاتے اور نہ دنیا کو نجات پہونچتی۔

کیا خداوند کی آنکھیں لاکھ ہا لاکھ پر نہیں جن کے لئے اس نے اپنی جان دی۔ کیا وہ نہیں آیا کہ ہند کی کلیسیا جاگ جاوے وہ کلیسیا کو دیکھ کے روتا ہے۔ ہمارے درمیان چوری۔ شہوت پرستی۔ غصہ۔ حسد آرام طلبی وغیرہ وغیرہ موجود ہیں یہی روکاوٹیں تھیں۔ افسس کی کلیسیا سے خداوند کہتا ہے۔ گرادونگا۔ چراغ ہٹادونگا۔ ہم خطرہ پہچانیں اور آگے بڑھیں وہ ہمارے ساتھ رہیگا۔ باقی آئندہ۔

سوامی درشنانند سرسی
اور
آپ کی حق پرستی

(سلسلہ کے دیکھو مطبوعہ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء)

لیکن لامحدود سے کوئی چیز غیب میں نہیں ہو سکتی گویا ہر جگہ موجود ہونا کسی شئے کا اس کا عالم الغیب ہونا ہے اور ہونا کسی شئے کا محدودیت میں گویا اس کا عالم الغیب نہ ہونا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہمہ جا حاضر ہونا عالم الغیب ہونے کا مرادف ہوگا اور ہمہ جا حاضر نہ ہونا عالم الغیب نہ ہونیکا مرادف ہوگا۔ یہ ہے آپ کی علمی استعداد کا نتیجہ۔ ہم نے آپ کے اقتباس کے ساتھ خطوط وحدانی میں کچھ عرض کر دیا ہے۔ اس کی مکرر تحصیل حاصل ہے وہاں دیکھ لیں اور اپنی اصلاح کریں اب آئی آپ کی تیسری اور آخری دلیل اور وہ یہ تیسری صفت خدا کی محیط کل ہونا ہے۔ اب جبکہ مغالطہ کو قدیم زمان لیں د سوامی جی اس کے معنے کیا ہیں۔ مغالطہ کو قدیم زمان لیں۔ یہ بھی کوئی بات میں بات ہی نہیں تب تک یہ صفت بھی قائم نہ رہیگی اور ان ستوں کے قدیم نہ رہنے سے خداوند کو قدیم ثابت کرنا بہت ہی مشکل ہو جائیگا۔ مگر آپ کیلئے

اس صورت میں بجائے مادہ اور روح کی قدامت کو ثابت کرنے کے خدا کی قدامت بھی ثابت کرنے کی ضرورت پیدا ہو جائیگی" دقت بھی پیدا ہو جائے۔ حرج کیا ہو جبکہ آپ جیسے اہل الرائے موجود ہیں یہی آپ نے خوب ہی دیا کہ اگر ایسا نہ مانوگے تو ایک اور مشکل پیدا ہو جائیگی پس اس مشکل سے بچنے کے لئے اس کو مان لو آپ کی یہ تیسری اور آخری دلیل تو صرف نمبر تین کو پورا کرنے کیلئے معلوم پڑتی ہے اور جیسے بیچگی سے آپ نے اس کو تحریر کیا ہو تو یہ اسی لائق ہے کہ ہم بھی اس پر بے توجہ ہو جائیں۔ پر ہمیں اندیشہ ہے کہ آپ یہ سمجھ بیٹھیں کہ دیکھا ہماری تیسری دلیل قاطع اور ساطع تھی تب ہی اس کو نہیں چھوا۔ خدا محیط کل ہے۔ ہم آپ سے سوال کرینگے کہ کیا قدامت کے لئے محیط کل ہونا لازم ہے اور یہ لزوم ذاتی ہے یا وصفی اگر قدامت مستلزم محیط کل ہونگی ہے تو آپ ہمیں یہ بتائیں کہ مادہ اور روح جن کو آپ قدیم مانتے ہیں محیط کل ہیں۔ اگر نہیں تو وہ قدیم نہ ٹھہرے۔ کیونکہ آپ قدامت کے لئے محیط کل کی قید لگاتے ہیں۔ اگر کہیں کہ ہاں مادہ اور روح محیط کل ہیں۔ تو ہم آپ سے پوچھیں گے کہ ان کے معاط کیا ہیں؟ اور اس کے کیا معنے ہیں؟ خدا محیط کل۔ مادہ محیط کل اور روح محیط کل۔ وہ کل کیا ہے جس کے یہ محیط ہیں اور یہ تین مختلف الحقیقت وجود ایک کل کو آن واحد میں گھیرتے کیسے ہیں؟ سوامی جی ہمیں تو وہ رہ کے آپ کی علمی کچائی یاد آتی ہے۔ جو کل کی نسبت ہم عالم کل میں عرض کر چکے اس کے یہاں دہرانے کی حاجت نہیں۔ صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ یہی انسان نے مقابلہ سے کہا کہ خدا محیط کل ہے کیونکہ اس نے دیکھا کہ جزوی احاطہ تو دکھائی دیتا ہے۔ میں بعض چیزوں کو گھیرتا ہوں اور دوسری چیزیں مجھ کو اور بعض اور گھیرتی ہیں پس ایسی ہستی ضرور ہوگی جو کل کو گھیرتی ہے اور یہ تصور قرآن میں پایا جاتا ہے کہ کل شئے محیط ہے۔ یعنی ساری چیزوں کا گھیرنے والا خدا ہے۔

باقی آئندہ

ملک کنعان کی سیر

گلیاں میلی اور گندی ہیں۔ مکانات پتھر کے ہیں۔ آبادی قریباً ۱۵ ہزار ہے۔ یہاں کی دستکاری کانچ کی چوڑیاں۔ چھلے اور انگشتریاں ہیں۔ ۱۲۰۰ سو یہودی ہیں۔ مسیحی بہت تھوڑے ہیں۔ صرف چالیس ایک ہونگے۔ مسلمانوں کی بستی ہے۔ مکفلہ کا غار ایک مسجد میں گھری ہوئی ہے جس کے نزدیک مسلمان کسی مسیحی کو نہیں آنے دیتے۔ حبرون بسبب مکفلہ کی غار کے ایک ایسی جگہ ہے جس کو مسلمان مسیحی یہودی عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور متبرک مانتے ہیں کیسی حیرت کی بات ہے کہ اس غار کو خریدتے وقت جو شرائط بنی حت سے ہوئی تھیں آج تک وہی شرائط میں پیدائش ۲۳: ۱۶-۱۹۔ غار کھیت درخت ابراہیم کی ملکیت ہیں آج تک مقبرہ کی ملکیت ہیں۔ حضرت یعقوب کا تابوت بھی مصر سے لاکر یہاں دفن کیا گیا تھا پیدائش ۵۰: ۷، ۹۔

جن مسیحیوں کو اس مقبرہ کے دیکھنے کی اجازت مسلمانوں نے دی ہے وہ (۱) پرنس آف ویلز و مرحوم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ۱۸۶۲ء میں (۲) مارکوئس آف بیوٹ ۱۸۶۶ء میں (۳) پرنس آف پرشیا ۱۸۶۹ء میں (۴) جنرل ایل والس امریکن منسٹر ۱۸۸۱ء میں (۵) پرنس البرٹ وکٹر اور جارج ویلز ۱۸۸۲ء میں۔ ان کیساتھ مسٹر گنگ بھی مسجد کے اندر چلے گئے اور ڈاکٹر سیلا میرل جو جنرل والس کے ساتھ اندر چلا گیا اس موقعہ پر کرنل کونڈر صاحب نے اس عمارت کا نقشہ اتار لیا غار کے باہر کی طرف چٹان میں ایک دراڑ ہے جس میں یہودی اپنی عرضیاں لکھکر ڈالدیتے ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ یہ عرضیاں ابراہام تک پہنچ جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک عرضی ایک دفعہ یہاں سے ملی جو ایک بیوہ عورت مسماۃ بھیسی گیتل کی تھی۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

ہوئے پیدا مسیحا واہ کون و مکاں میں آج
سماں روشن ستارہ اوج پر ہے جلالی آج
نجومی گود میں لیکے سونا مُر بہت لوبان
گڈریں آکے مد میں ہوئے بخشش کے وہ محتاج
کیا حیران ہیرودیس کی ساری ممالک کو
دیکھیں اپنے بندوں کی بھلائی کا ہوا ہے کاج
یکایک آسماں سے اک گروہ آکر فرشتوں کا
ہوا گویا گڈریوں پر مسیح پیدا ہوئے ہیں آج
چمکتا نور جب دیکھا گڈریوں نے کہا ڈر کے
یہ کیسا سحر ہے جادو ہے یا یہ ہے شب معراج
یہ کس کی آمد آمد ہے خوشی ہے کس کی آمد کی
ہر اک خورد و کلاں کے لب پہ ہے چرچا مبارک آج
ہو تعریف آسماں پر اور سلامتی زمیں پر ہو۔
رضا مندی ہو انساں میں ہوا اب عیسوی ہے آج
رہا کرتے تھے پورب میں مجوسی عاقل و دانا
ستارہ دیکھ کر بولے کہ رکھیو خداوند لاج
ستارہ دیکھکر پورب میں یوں کہنے لگے باہم
کہ کس جاہ و حشم والے کا یہ جاری نشاں ہے آج
ہوا پیدا کوئی اس دم شہنشاہ دو جہانوں کا
کہ جس کا از زمیں تا عرش تک روشن ہے گا راج
چلو چلکر گذرانیں تحفہ ہم اب اس کی خدمت میں
کہ جس کی بخششوں کا ہوگا ہر فرد بشر محتاج
چلو صابر ملاؤ ہاتھ و شوق سے پیو کرسمس ڈے
خوشی کا دن مبارک ہو مسیح پیدا ہوئے ہیں آج

خاکسار ایم۔ بی صابر ملٹری ورکس ہری پور ضلع ہزارہ۔

مضامین

روحانی کنجی

طریقہ دنیاوی میں بلاشبہ یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ ہر مکان کے لئے دروازہ کی ضرورت ہے اور ہر دروازہ کی محافظت کیلئے قفل کی ضرورت ہے اور ہر قفل کے لئے کنجی کی ضرورت ہے اگر کنجی نہیں ہے تو قفل اور دروازہ کا کھلنا غیر ممکن ہے۔ اور ایسے وقت میں ہر فرد بشر اس کے کھونے میں کس قدر پریشاں اور متفکر ہوتا ہے چنانچہ آدم بوجہ گناہ کے مکان باغ عدن سے نکالا گیا۔ کتاب پیدائش باب ۳ آیت ۲۳ اس لئے خداوند خدا نے اُس باغ عدن سے باہر کردیا۔ اہل اسلام کی تسلی کا مسئلہ سورہ بقر رکوع ۴ آیت،

فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَ فِیْهِ۔

پھر ڈگمگایا ان کو شیطان اس سے پھر نکالا ان کو جس آرام میں تھے۔

پس اس تباہ پر مکان باغ عدن کا دروازہ آدم اور نسل آدم کے لئے بند ہوا اس سبب ہر بنی آدم اقوام مختلفہ نے اپنے اپنے خیال جسمانی اور طریق طبعی پر اور ایفائے وعدہ شریعت ایزدی پر۔ اس دروازہ باغ عدن کے قفل کی کنجیاں طیار کیں۔ لیکن قبل از آزمائش وہ سب اور اُن کی کنجیاں باعث کمزوری کے شیطان سے مغلوب ہوکر سخت موت میں گرفتار ہوئے تب خداوند خدا کی محبت بنی آدم کی کمزوریوں پر یوں ظاہر ہوئی۔ رومیوں کا خط ۵ باب ۶ آیت کیونکہ جب ہم ہنوز کمزور تھے مسیح عین وقت پر بے دینوں کے واسطے

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

ساورکر کو عمر قید مرہٹہ نوجوان ساورکر کی قسمت کا فیصلہ ہائیکورٹ بمبئی نے کر دیا۔ اور ساتھ ہی ان ۳۷ قیدیوں کا بھی جن پر الزام تھا کہ انہوں نے ناسک میں ایک خفیہ سوسائٹی اس غرض سے قائم کی کہ انگریزی راج کو درہم برہم کریں۔ عدالت نے ۹ ملزموں کو بری کر دیا اور باقی ۲۸ کی نسبت قرار دیا کہ وہ واقعی انجمن کے ممبر تھے۔ ساورکر کو اس انجمن کا بانی اور لیڈر قرار دیا گیا اور عدالت نے اُسے عمر قید اور ضبطی جائیداد کی سزا دی۔ ساورکر کا بھائی بھی مجرم پایا گیا جسے چھ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ باقی ملزموں کو دو سال سے لیکر پندرہ سال تک کی سزائیں ہوئیں۔ ساورکر کی نسبت عدالت نے یہ بھی قرار دیا کہ وہ انگلستان میں بیٹھ کر ہندوستان میں باغیانہ لٹریچر پھیلاتا اور اہل ہند کو تاج برطانیہ کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کرتا تھا۔ لیکن چونکہ ساورکر کی نسبت جو یورپ میں ایک پنچایت فیصلہ کر رہی ہے کہ بندرگاہ مارسلز فرانس پر اس کی گرفتاری جائز تھی یا ناجائز اور اگر ناجائز تھی تو پھر ساورکر کو رہا کرنے کے فرانس میں واپس بھیجا جاوے اس لئے عدالت بمبئی کا فیصلہ اس وقت تک عمل میں نہ آئیگا جب تک کہ یورپین ججوں کی پنچایت اپنا فیصلہ صادر نہ کرے۔ گویا ساورکر کی قسمت کا آخری فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اُس کی قسمت میں زندگی لکھی ہے یا موت۔

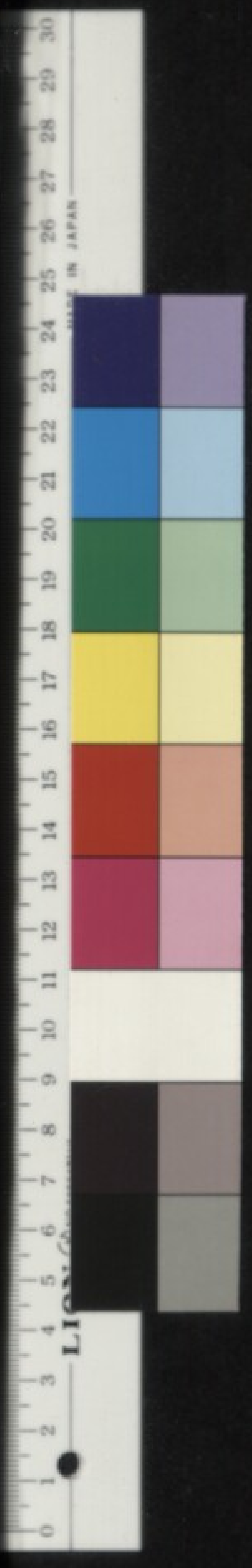
ساورکر پر قتل کا مقدمہ جب ہائیکورٹ بمبئی نے سازش ناسک کے مقدمہ کا فیصلہ کر دیا تو سرکاری وکیل نے درخواست پیش کی کہ ہم ساورکر پر یہ بھی الزام لگاتے ہیں کہ اُس نے مسٹر جیکسن سابق ڈپٹی کمشنر ناسک کے قتل میں اعانت کی اس لئے اس پر قتل کا مقدمہ چلایا جاوے۔ عدالت نے حکم دیا کہ چند دنوں کی تعطیلات کے بعد اس عرضی کا جواب دیا جاویگا۔

ایک قتل موضع نکرالی ضلع راولپنڈی میں مسمی سوجان سنگھ ساہوکار اُس رات کو جبکہ سری گورو نانک دیو جی کا جنم دن تھا قتل کیا گیا۔ کہا گیا ہے کہ وقت قریباً گیارہ بجے کا تھا۔ لوگ ابھی جاگتے تھے۔ اور دھرم سالہ میں شبد کیرتن ہو رہا تھا کہ قاتلوں نے ساہوکار مذکور کے گھر کے اندر داخل ہو کر اُس کو سخت زخمی کیا گویا اپنی طرف سے انہوں نے اُس کو مار دیا۔ ساہوکار کی عورت کو بھی انہوں نے سخت چوٹیں پہونچائیں۔ عورت کسی بہانہ سے بھاگ کر باہر نکل آئی۔ اور قاتل فرار ہو گئے۔ مقتول چونکہ ابھی زندہ تھا راولپنڈی کے ہسپتال میں لایا گیا اور یہاں ہی آکر دنیا سے چلدیا۔ اُس کی عورت ہسپتال میں اس وقت تک بیمار اور زخمی پڑی ہے۔ پانچ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں جو کہ حوالات میں مقیم ہیں۔ مقدمہ اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں پیش ہوگا تاریخ ۵ جنوری مقرر ہے۔ اس قتل کے جو حالات ہمیں معلوم ہوئے ہیں اُن سے دل کانپتا ہے اور وہ واقعی سنسنی خیز ثابت ہونگے۔ یہ قتل ایک سربستہ راز کا افشا کریگا۔ ناظرین انتظار کریں۔ کیونکہ فی الحال ہم بھی تعمیل عرض دعوے عدالت کا انتظار کرتے ہیں۔ (شانتی)

خوشبوئے دعا بہار کے دنوں میں جو ذرا باہر جائیں اور باغ کی سیر کریں تو وہاں ہر سو خوش رنگ اور خوشنما گل نظر آتے ہیں۔ وہ فرحت جاں اور معطر دماغ اور آنکھوں کو راحت بخشتے ہیں کہ زبان اُس کے بیان سے قاصر ہے جیسے انگوری خوش رنگ گلاب موتیا چنبیلی اور طرح طرح کے خوبصورت پھول۔ کیاریوں کی کیاریاں خالق کی قدرت کا اظہار کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور ٹھنڈی ہوا کیساتھ خوشبو کی لپٹیں کی لپٹیں دماغ کو معطر کرتی ہیں۔ ان دلربائیوں سے جی یہی چاہتا ہے کہ وہاں ہی کے ہو رہئے۔ اُس خالق پاک نے اپنی خلقت میں ہر شے کو انسان جو اشرف المخلوقات ہے۔ اُس کے محظوظ ہونے کے لئے خلق کیا ہے۔ انسان ان کی خوبصورتی کو دیکھ کر کے عرفانی ہے یوں محو ہو جاتا ہے تو کتنا زیادہ اُس کو لازم ہے کہ وہ اس معبود کی جو ان کل کا پیدا کنندہ ہے اُس کی محبت کی دلپذیر خوشبو دو صدا، پکار کے کہیں تمہارے ساتھ ہوں"۔ ایسا اشتیاق اس خالق کی محبت اور حضوری کے حاصل کرنیکا جہاں کی خوشی عرفانی ہو، طالب ہو اور اُس کی محبت میں محو ہو جاوے اُس کی محبت راحت بخش ہے۔ چنانچہ دعا میں لگے رہو۔ اپنے خیال ہمیشہ کو اُس کی طرف اُٹھائے رہو۔ تاکہ اُس کی رحمتوں کی برکتوں سے بھرا جاوے اور ہماری دعاؤں کے گلدستے روح پاک کی آہیں مسیح کے زخموں کے عوض میں عکر اُس کے خدا حضور میں گذرانی جائیں اور یوں ہمارا روحانی دماغ روح الٰہی کی پاکیزگی اور محبت سے بس جائے کہ ہم اُسی کے ہو رہیں۔

رفیق نسواں

پُراسرار غار مقام بھاموں میں جو چین سے ملحق ہو دریائے اراودی بہتا ہے دریا کے اِس پار گورنمنٹ کا راج ہو۔ مگر دریا کے اُس پار راج بادشاہ چین کا ہے وہاں سے ۱۰ میل فاصلہ پر جنگل کے درمیان ایک غار ہے جس سے آٹھوں پہر دھواں نکلتا رہتا ہے لیکن آج تک کسی کو غار کا عمیق معلوم نہیں ہو سکا کئی جانور مثلاً کتا بکری رسی سے باندھ کر پانی کے نیچے اتارے گئے جب واپس کھینچے صرف رسی باقی رہ گئی اور کئی بازوں نے پتھر بھی باندھ کر اس کے اندر اُتارا گیا۔ مگر رسی



کھینچنے پر خالی رسی برآمد ہوئی اور معلوم ہوا کہ کسی نے گرہ کھولکر بندھی ہوئی چیز نکال لی ہے ۔ جانوروں کے چیخنے کی آواز تک نہیں آئی ۔ نہ معلوم کہ چیزوں کو کون کھولدیتا ہی اور یہ کہ وہ چیزیں کہاں غائب ہوجاتی ہیں کہ اگر جاندار چیز کی لاش کبھی بھی آب پر نمودار نہیں ہوئی ۔ پیسہ اخبار

عجیب پرندہ

برٹش گائینا میں ایک پرندہ پایا جاتا ہی جسے ہواکٹشن کہتے ہیں ۔ اُس کے انڈوں میں سے بچے ہی چارپاؤں والا پیدا ہوتا ہے ۔ اور پیدا ہوتے ہی چوپایوں کی مانند چلنے لگتا ہے ۔ جب وہ کچھ بڑا ہوجاتا ہے تو اس کے پاؤں گرجاتے ہیں اور اُن کی جگہ پر نکل آتے ہیں ۔ اس وقت وہ بالکل ایک پرندہ بنجاتا ہی اور بڑی تیزی کے ساتھ اُڑنے لگتا ہے ۔ اس کے پر جو پنجے عورتوں کی ٹوپیوں کو لگتے ہیں بڑے قیمتی ہوتے ہیں (ر)

برطانیہ کو طاعون سے بچانا

اس کام میں تقریباً دس لاکھ پونڈ سالانہ خرچ ہوتا ہے ۔ برطانیہ اعظم کو طاعون اور بر اعظم ایشیا کے خوفناک ہیضہ اور دیگر قسم کے چھوت یعنے لاگ کی بیماریوں سے جو ممالک غیر سے جہازوں میں آتے ہیں اچھی طرح سے بچایا جاتا ہے ۔ محکمہ حفظان صحت کی طرف سی اس قسم کا انتظام ہوکہ بیماریاں مریض یا جہاز تک ہی محدود رہتی ہیں ۔ جب جہاز دریائے ٹیمز کے دہانے پر مقام گریوسینڈ میں پہونچتے ہیں ۔ تو لندن کے محکمہ حفظان صحت کے مقرر کردہ چار ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر جو چنگی والوں کے ہمراہ جہاز پر آتا ہے ۔ اور جہاز کے نوکروں اور مسافروں کی صحت کے متعلق اپنے محکمہ کو رپوٹ بھیجتا ہے ۔ اگر جہاز پر کوئی ایشیا کا باشندہ ہو تو اُس کا خاص طور پر معائنہ ہوتا ہے ۔

آریہ گزٹ

طاعون کی بیماری کس طرح سے پھیلتی ہی

طاعون کے لئے چوہے نہایت خوفناک جانور ہیں جب چوہا مرتا ہے تو اُس کے جسم پر سے بال اُڑنے لگتے ہیں اور وہ جاکر دوسرے چوہوں یا آدمیوں کے کپڑے اور جسموں پر گرتے ہیں اور اس طرح سے جلد پلیگ ہر طرف پھیل جاتی ہے ۔ کوئی شخص خواہ جہاز کا کپتان ہو یا مسافر جہاز پر سے اُتر نہیں سکتا جبتک وہ اپنا نام اور منزل مقصود کا پورا پتہ نہ دے تب اُس کا ڈاکٹری معائنہ ہوتا ہی اور اگر ڈاکٹر اس کو کامل صحت کا سند دے تو وہ اُتر سکتا ہے ۔ اس وقت ایک رپوٹ اس ضلع کے نام بھیجا جاتا ہی جس ضلع میں مسافر نے جانا ہوتا ہی ۔ مسافر ضلع کے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہی اور وہ اُس کا معائنہ کرتا ہے ۔ مسافر کو ضلع کے ڈاکٹر کے پاس یہ بھی وعدہ کرنا پڑتا ہی کہ جب کبھی خود اسے بیماری ہو تو وہ اُس کو اطلاع دیوے (ر)

حفظ صحت کا احتیاط

اگر کسی جہاز پر جو کہ گریوسینڈ کے بندرگاہ پر پہونچے چھوت کی بیماری والا آدمی ہو تو اس کو ڈنٹن کے ہسپتال میں بھیجدیا جاتا ہے ۔ انگلستان میں کوئی کورنٹین نہیں ہی تاہم افسران حفظ صحت اس احتیاط کے ساتھ کام کرتے ہیں کہ نہ تو کبھی باشندگان برطانیہ کو اس قسم کی بیماریوں کا اندیشہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی مریض خاص تکلیف محسوس کرتا ہے ۔ مریض کے تمام کپڑے اور اسباب جن میں پلیگ کے جرموں کی موجودگی کا شبہ ہوتا ہے صاف کئے جاتے ہیں اور اس وقت مریض کو چھوڑدیا جاتا ہے جب ڈاکٹر کو اُس کی صحت یابی پر کامل یقین ہوجاوے ۔ جس جہاز میں کوئی اس قسم کی چھوت کی بیماری والا مریض پایا جاوے اُس جہاز کو ایک کل کے ذریعہ گندھک کے دھوئیں سے بھردیا جاتا ہے اور اس طرح سے آدھ گھنٹہ تک گندھک کے دھوئیں کے زیر اثر رکھکر جہاز کے کونے کونے تک دوائی چھڑکائی جاتی ہے اور پھر صاف کیا جاتا ہے ۔ چونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جہاز پر سے اُترتے وقت مسافر ظاہر طور پر تندرست معلوم ہوتا ہی لیکن جلد اُس میں خطرناک بیماریاں پائی جاتی ہیں ۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے ڈاکٹر ہربرٹ ولیم جو کہ لندن کے بندرگاہ پر محکمہ حفظان صحت کے اعلیٰ افسر ہیں انہوں نے یہ طریقہ نکالا ہی کہ جہاز سے اُترنے سے پہلے ہی مسافر کے منزل مقصود کا پتہ پوچھا جاتا ہے اور پھر ٹیلیفون کے ذریعے دریافت کیا جاتا ہے کہ آیا فلاں آدمی کے پہونچنے کی توقع کی جارہی ہے یا نہیں جب اسبات کی تسلی ہوجاوے کہ جو پتہ مسافر نے دیا ہے وہ درست ہے تو اُس کو اُسے منزل مقصود تک ٹکٹ لیکر گاڑی میں بٹھا دیا جاتا ہے اور اُس کے پہونچنے کی خبر ضلع ہذا کے ڈاکٹر سے لی جاتی ہی اور اُس کے وہ مسافر اپنے شہر کے ڈاکٹر کے زیر نظر رہتا ہے ۔ انگلستان اس کام پر تقریباً دس لاکھ روپیہ صرف کرتا ہے ۔ (ر)

پنجاب ایل میموریل فنڈ

لاہور شہر کے باشندگان نے اس فنڈ میں ۹۵ ہزار روپیہ جمع کیا ہی اور یقین کرتے ہیں کہ فہرست کے بند ہونے تک ایک لاکھ روپیہ جمع ہوجاویگا ۔ ۵۰ ہزار روپیہ اسی ضلع کے مضافات سے جمع ہوا ہی ۔ اسی طرح لائلپور سے ۵۰ ہزار روپیہ امرتسر سے چالیس ہزار ۔ سیالکوٹ سے ۲۸ ہزار لودیانہ ۲۵ ہزار جالندہر ۲۵ ہزار ۳۸ اور چھوٹے اضلاع سے ۵۱ ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہی ریاست ہائے پٹیالہ ۔ بہاولپور جیند نابہ کپورتھلہ سے ۶½ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کل چندہ ۱۲ لاکھ تک پہونچگیا ہے اور ابھی امید کرتے ہیں کہ اضلاع دہلی گورداسپور گوجرانوالہ ملتان ۔ فیروزپور سے بھی اور روپیہ پہونچنے والا ہے ۔ (اخبار عام)

گلدستۂ اخبار

بمبئی کے گورنر سر جارج کلارک صاحب نے ایک بیوہ کے ساتھ شادی کی ہے۔ ایک گورنر کے ایسے نمونے سے ہندوستان کی اُن انجمنوں کو جو نکاح بیوگان کی حامی ہیں ان کے تجاویز کی انجام دہی میں بہت مدد مل سکتی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ہندو شخص تو نکاح کرے اور بیوہ کیلئے اُس کی ممانعت ہو۔

شملہ میں ایک ٹمپرنس سوسائٹی قایم ہوئی ہے جس کے پریذیڈنٹ کیپٹن وایٹ برجیٹ صاحب اور خزانچی پادری جے۔ جی لوشر ہیں۔ وایس پریزیڈنٹ ایک آریہ سماجی ہیں اور سکرٹری برہمو اور محمدی ہیں۔ اس کمیٹی میں سبھی۔ ہندو سکھ۔ محمدی اور آریہ سماجی اصحاب شریک ہیں۔

صوبہ بمبئی میں ۹ پاگل خانے ہیں جن میں ۳۵۵ پاگل ہیں ان پاگل خانوں کے اخراجات کے لئے گورنمنٹ سالیانہ ۲۰۰۰۰۰ روپیہ دیتی ہے۔ اس رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ لوگ زیادہ تر اپنی ہی غفلت سے اس درجے کو پہنچتے ہیں۔ مثلاً بھنگ۔ گانجا اور شراب وغیرہ استعمال کرنے والے آدمی زیادہ پاگل ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان چیزوں سے انکے جسم و دماغ خراب ہو جاتا ہے۔

نیویارک کا اخبار کرسچن انڈیور کیٹ کہتا ہے کہ شکاگو کے چڑیا خانے کے بندروں میں ٹیوبرکلوسس مرض پھوٹ نکلا اس مرض میں پھیپھڑے پر دانے پڑ کر سل ہو جاتی ہے۔ جب جب بندروں کو وہاں سے نکالکر کھلی ہوا میں رکھا گیا تو مرض جاتا رہا۔ ڈاکٹر ڈایونس کی رائے ہے کہ اسکولوں اور کالجوں میں اس طریق پر عمل کیا جاوے۔

چین کے مدرسوں اور کالجوں میں جو چینی طلبا تعلیم پاتے ہیں انہوں نے شاہ چین سے درخواست کی ہے کہ چین سے افیون کا استعمال قطعی دور کیا جاوے۔ انہوں نے افیون کی خرابی کو سمجھ لیا ہے اور اُس کو "کالی بلا" نام دیتے ہیں۔

ایک تجویز یہ ہے کہ یکم مارچ ۱۹۱۲ء کو دربار کیا جاوے اس کی بابت عنقریب فیصلہ ظاہر کریں گے۔

امرت سر کے سکھوں نے مردم شماری کے افسر کا شکریہ ادا کیا کہ اُن کا فرقہ ہندوؤں سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔

محرم کے کارن کارونیشن دربار بجائے یکم جنوری ۱۹۱۲ء کے غالباً یکم دسمبر ۱۹۱۱ء کو کیا جاویگا۔

رنگون کے ایک ۱۰ سالہ قلی لڑکا نام نے سونٹ لیجر کی مقامی گھوڑدوڑ ۳۲۵۰۰ روپیہ جیتا۔

دمشق کی خبر کہ پچھلے ہفتہ ترکی فوج اور فرقہ دروس میں سخت لڑائی ہوئی جو یمن میں گرفتار ہے۔

دروس کے ۵۰۰ جوان قتل ہوئے ۱۰۰ قید کئے گئے اور باقی مفسدوں کو مغلوب منتشر ہونا پڑا۔

ترکی فوج کے ۴۰ جوان قتل ہوئے۔ اُن میں سات افسر بھی ہیں۔ خرابی کا ہنوز خاتمہ نہیں ہوا۔

ایران میں بدامنی کی ابتری میں افاقہ نہیں۔ یہاں کے وزیر خارجہ مجبوراً مستعفی ہو گئے ہیں۔

قنصل کی رپورٹ سے ظاہر ہے پچھلے سال مسقط میں ۸۵ ہزار ۸۲۰ رفلیں یورپ سے بھیجی گئی۔

احمد آباد میں بم پھینکنے والوں کا مقدمہ طے پایا۔ سنیچر کے روز حکم سنایا گیا۔ ایک ملزم کو ۷ سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی حالت میں ایک سال مزید قید کاٹنا ہوگا۔ اس کے باقی دو ساتھیوں کو ۲-۲ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا۔

کلکتہ کارپوریشن میں رائے دیویندر چندر گھوش بہادر نے یہ بات دریافت فرمائی تھی کہ کابلی پٹھان جو اس اغراض سے کلکتہ میں آتے اور وہاں سے مال خرید کر مضافات میں مہاجنی کرتے ہیں کیا اُن کے پاس ایسا کرنیکا کوئی لائسنس ہے؟ جسکا جواب اس کے کارپوریشن کی طرف سے کہا گیا کہ ان لوگوں کے داخلہ اور اس قسم کی خراب تجارت کرنے کے لئے ضرور کسی سخت قانون کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ گاؤں کے لوگوں کے ساتھ سخت توہین سلوک کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ کلکتہ میں عید الضحےٰ کے فساد کے بانی بھی کابلی سرحدی پٹھان ہیں۔ انہیں نے زیادہ تر ہندو دوکانداروں کو لوٹا اور غارت کیا تھا۔

رسید زر

پادری ڈی ہیری اکتوبر ۱۹۱۱ء عہ مسٹر کے سی بل ۱۹۱۱ء عہ۔ ڈاکٹر جہاں خاں کیم جون ۱۹۱۲ء عہ مسٹر ٹی نصیب علی ۱۹۱۱ء عہ پادری فریڈ جے نیوٹن ۱۹۱۱ء عہ مسٹر ایم آر جبیں ۶ ماہ ۱۹۱۱ء عہ مس ایم کمپلنگ اشتہار عہ پادری ایچ جے نامس اشتہار عہ ڈاکٹر ایچ ایم نیوٹن ۱۹۱۱ء عہ پادری ڈبلیو ای نکلسن ۱۹۱۰-۱۹۱۱ء عہ ڈاکٹر واٹیس اشتہار عہ مس ویسٹ اشتہار عہ مسٹر ڈی جی بابلو ۱۹۱۱ء عہ مس سٹرکلینڈ اشتہار عہ مس اے جی بل ۱۹۱۱ء عہ پادری سوہن لعل ۱۹۱۱ء عہ بابو گسیٹا سنگھ ۱۹۱۱ء عہ مس ایلسن اشتہار عہ ریڈنگ روم جے ۱۹۱۰-۱۹۱۱ء عہ ڈاکٹر ڈبلیو اے ویلسن اشتہار عہ مسٹر پی ڈی جان لیسن اکتوبر ۱۹۱۱ء عہ مسٹر این بیلی ۱۹۱۱ء عہ پادری کے منوہر اشتہار ۶ ماہ ۱۹۱۱ء عہ۔ پادری پی سی اوبل واسطے سنت لعل اور کلسن سنگھ ۱۹۱۰ء عہ مسز سی ۱۰ اے نیوٹن ۱۹۱۱ء عہ۔ مسٹر الفریڈ ۱۹۱۱ء عہ۔

ضرورت

۲ ۲

ایک ایف اے پاس مسیحی ہیڈ ماسٹر اینگلو ورنیکولر مڈل سکول کے لئے ضرورت ہے تنخواہ مبلغ ۵۰ ماہوار درخواستیں معہ اسناد پادری جی کارسٹرس الور راجپوتانہ آنی چاہئیں



ہندوستان میں سرکار انگلشیہ کے فوائد

اگر تعصب کو بالائے طاق رکھ دیا جاوے اور سرکار انگلشیہ کے فوائد پر مضمون ہندی کیجاوے تو ایک بڑی مجلد کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اس جگہ اس مضمون کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں ہے صرف چند موٹی موٹی عام باتیں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اس پاک پروردگار مسبب الاسباب کا ہزارہا ہزار شکر ہو کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے ہم کو اپنی مہربانی کے زیر سایہ رکھا ہے تواریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بمقابلہ اور سلطنتوں کے انگریزی راج میں ہندوستان کو بلحاظ علم و ہنر دماغی واخلاقی اور سوشیل ترقی کے کس قدر فوائد پہنچے ہیں تعلیم نے شہروں کا تو کیا ذکر بلکہ گاؤں تک میں ایسے ایسے درخت لگوا دیئے ہیں کہ جس سے ہزاروں روحوں کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے ہزارہا تعلیم یافتہ تعلیم حاصل کر بیشمار تجربے اور مشاہدے کر کے ہندوستانیوں کو مستفیض کر رہے ہیں۔ ہزارہا بی۔ اے وایم۔ اے جو آپ کی نظر میں آتے ہیں انگریزی راج ہی کی برکت سے ہوئے ہیں۔ اگر اور سب احسانوں کو فراموش کر دیں اور صرف علم کے احسان کو مد نظر رکھیں تو اسکا صلہ بھی ہم کسی زبان سے اپنی مہربان سرکار انگلشیہ کا احسان ادا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بقول سنسکرت شاعر "علم ہی ایسی چیز ہے جو انسان اور حیوان میں تمیز کراتی ہے"۔ صرف علم ہی ایسی شے ہے جس کے سبب انسان اشرف المخلوقات ہونے کا دعویٰ کرتا ہے پس جس طاقت نے ہمیں حیوان سے انسان بنا دیا اس کا ہم کس طرح شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔ ہندوستانیوں کے آرام اور آسایش کے لئے ہر قسم کے سامان سرکار انگلشیہ نے بہم پہنچا دئے ہیں تاربرقی جو کہ جادو کا اثر رکھتی ہے ہم کو کس قدر سہولیت اور فائدہ پہنچا رہی ہے چند ایک منٹوں میں آپ کہاں کہاں کی خبر منگا سکتے ہیں یہ سب ہماری ممدوح سرکار ہی کی ہستی کا کرشمہ ہے۔ ہر ایک کارخانوں میں ایک ٹیلیفون نظر آتا ہے کسقدر وقت بچا کر ہمارے لئے آرام کا سبب ہو رہا ہے۔ ڈاکخانجات کا ہندوستان میں قائم ہونا ہم ہندوستانیوں کے حق میں لاانتہا فائدوں کا منبع ہے۔ ایک پیسہ میں آپ دور دور کی خبریں منگوا سکتے ہیں جس ملک کی اشیا کی آپ کو ضرورت ہو صرف لکھنے کی دیر ہے آپ کو گھر بیٹھے بٹھلائے پہنچ جاتی ہے۔ اگر کسی کو اپنے پاس روپیہ رکھنے کا خطرہ ہے اُس کے لئے بھی سرکار نے ڈاکخانجات کے متعلق سیونگ بینک قائم کروا دیئے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ بجائے ہم سے رکھنے کی اجرت لینے کے علاوہ ہم کو دیتی ہے بقول شخصے "چہ خوش بود برآید بیک کرشمہ دو کار" اول تو ہمارا روپیہ محفوظ رہے دوسرا ہم کو سود ملے۔ سرکار نے ریلیں قائم کر کے ہم ہندوستانیوں کو ہزارہا فائدے پہنچائے۔ اول جب گذشتہ زمانے میں اگر پچاس میل کا سفر کرنا درکار ہوتا تھا۔ تو فی الحال کی بہ نسبت چہار چند روپیہ خرچ کے علاوہ کن کن تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ہزاروں کوسوں کا تو کیا ذکر پرانی روایت ہے کہ "جو گیا گیا بس گیا ہی گیا"۔ لیکن آجکل چند یوم میں اس سے بھی لمبا سفر مونچھوں پر تاؤ دیتا ہوا آپکے سامنے آموجود ہوتا ہے ہندوستانیوں کے لئے بہ صفت موصوف سرکار نے لکھوکھا روپیہ خرچ کر کے ہسپتال قائم کر دیئے ہیں جن میں لاعلاج مریضوں کا علاج ہو رہا ہے پہلے جب ایک مہلک بیماری ایک شخص کو لاحق ہو جاتی تھی تو وہ زندگی سے مایوس ہو جاتا تھا۔ لیکن اب کوئی ایسی بیماری نہیں ہے کہ جس سے آپ کو مایوس ہونا پڑے غرضیکہ ہزاروں مریضوں کا علاج مفت میں کیا جاتا ہے اور غریبوں کو علاج کے علاوہ کھانا بھی عنایت ہوتا ہے۔ یہ سرکار انگلشیہ ہی کا دم ہے کہ طاعون جیسی مہلک بیماریوں کے پنجے سے ہم ہندوستانیوں کو رہا کرے ورنہ کون کہہ سکتا تھا کہ ہندوستان میں چند سال کے عرصہ میں کوئی ہندوستانی نظر آئیگا۔ کیونکہ کوئی جگہ کیا بلکہ کوئی گھر ایسا نہیں رہا جہاں اس کمبخت مرض نے اپنا چھاپہ نہیں مارا۔ حفظ صحت کے متعلق سرکار نے ہندوستانیوں کی صحت کو قائم رکھنے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ چیچک کا مرض ہندوستان میں وہ بلا کا مرض ہے جس سے گذشتہ زمانے میں ہزاروں بچے اسکا شکار ہوتے تھے۔ اب اس بیماری کے زور میں زمین آسمان کا فرق ہے کیا یہ کم فائدہ اور احسان ہندوستانیوں کے حق میں ہے۔ انگریزی راج میں ہندوستانیوں کو بلحاظ مذہب کے اسقدر آزادی ہے کہ من بھاتا مذہب بغیر کسی رکاوٹ کے اختیار کرے۔ اور اپنی آخرت کو نیک بنائے۔ پہلے زمانہ میں تاریخ گواہ ہے کہ بادشاہ کے مذہب کے سوائے اور مذہب ہرگز ہرگز ترقی نہیں کر سکتا تھا۔ اب انگریزی راج میں ہر مذہب نقارے کی چوٹ سے علانیہ ترقی کر رہا ہے۔ ہنر کی بدولت انگریزی راج میں وہ وہ کلیں ایجاد ہوئیں ہیں کہ جس سے ہندوستانیوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ کپڑے اور دیگر اشیا بہم پہنچتی ہیں۔ جو کہ گذشتہ زمانہ میں ہندوستانیوں کے خواب و خیال میں بھی نہ آئی تھیں اور اگر کسی کو میسر بھی ہوتیں تو وہ خاص خاص آدمی ہوتے تھے جو خوشحال اور متمول ہوتے تھے۔ ہر ایک کام کے لئے وقت اور روپیہ کی کفایت کے لئے کلیں تیار ہو گئی ہیں۔

باقی آئندہ

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۹ برس میں اس فنڈ نے ۰۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۲۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور پرسپکٹس اردو و انگریزی ہیمنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم-اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک [illegible]
ہندوستان و پنجاب " " [illegible]
غیر ممالک سے " " [illegible]
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ۓ	صہ	ۓ
چوتھائی کالم	صہ	ۓ	للعہ
نصف کالم	ۓ	للعہ	صہ
پورا کالم	للعہ	صہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	مار

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ- نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہ ہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ ہوتی تو تکلیف کیوں اُٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی ہر گھر میں فوراً تیار رکھتے ہو۔ یہ اعلیٰ عرق کافور جیسیں برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اوّل دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد- مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۴ر (چار آنہ) محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے- یہ عرق ڈاکٹر برمن صاحب کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے- ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے- پیٹ کا پھولنا- ڈکار آنا- پیٹ کا درد- ہیضہ- متلی اور اسہال کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں- گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا بہتر نہیں ہے +

قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصول ڈاک ۵ر (پانچ آنہ) مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے +

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی-بی-ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں-

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر ۲ گرد و طالبعلم

ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ مرکتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروں اور کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری- میز- کرسی- وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماصہ کرو ٹول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ

محصول ڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ہر ایک سبق محصول ڈاک علاوہ ۔ے ۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک یہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسط میں بھیجے جاتے ہیں یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہے پادری ہنری فورمن صاحب ڈی-ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ ڈیلی بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ہوجاتی ہے یعنے کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام سنڈے سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن سکول ان کا استعمال کرتے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای-ایم-ویری صاحب ڈی-ڈی-لودیانہ لکھنا کافی ہے پھر سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی-وی-پی کے ذریعہ سے +

پادری ای-ایم-ویری صاحب ڈی-ڈی- اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براؤن چھپا اور شائع ہوا